

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(113)/2007/923. Dated 7th June 2007. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:-

“In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Lt. Gen. (Retd) Khalid Maqbool**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on 11-06-2007 at 3.00 P.M. in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.”

سالانہ بجٹ بابت سال 2007-08 اور ضمنی بجٹ بابت

سال 2006-07 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

“In exercise of the powers conferred on me under rules 134 and 147 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 **I, Lt. Gen. (Retd) Khalid Maqbool**, Governor of the Punjab, hereby appoint Tuesday, 11.30 A. M on 14-06-2007 as time and date for the presentation of the Annual Budget for the year 2007-2008 and Supplementary Budget for the year 2006-2007.

**Dated Lahore, the
MAQBOOL**

LT. GEN. (RETD) KHALID

6th June 2007

HI.,HI.(M)

GOVERNOR OF THE PUNJAB”

ایجنڈا
برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب
منعقدہ، 11- جون 2007
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

سوالات
(محکمہ تعلیم)
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

- 1- مسودہ قانون (ترمیم) بارڈر ملٹری پولیس پنجاب صدرہ 2006
- 2- آرڈیننس (ترمیم) امتناع پتنگ بازی پنجاب مجریہ 2007
- 3- آرڈیننس ادارہ انضباط خریداری پنجاب مجریہ 2007
- 4- آرڈیننس پنجاب جوڈیشل اکیڈمی مجریہ 2007
- 5- آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2007
- 6- آرڈیننس پبلک ڈیفنڈر سروس پنجاب مجریہ 2007

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1- ایوان کے عہدے دار

- 1- جناب سپیکر : چودھری محمد افضل ساہی
 2- جناب ڈپٹی سپیکر : سردار شوکت حسین مزاری
 3- قائد ایوان : چودھری پرویز الہی
 4- قائد حزب اختلاف : جناب قاسم ضیاء

2- چیئر مینوں کا پینل

- 1- ملک نذر فرید کھوکھر : ایم پی اے، پی پی-192
 2- چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ) : ایم پی اے، پی پی-228
 3- ملک جلال دین ڈھکو : ایم پی اے، پی پی-222
 4- جناب سمیع اللہ خان : ایم پی اے، پی پی-137

3- کابینہ

- (1) گروپ کینیڈن (ر) مشتاق احمد کیانی : وزیر ٹینجٹ و پیشہ ورانہ ترقی
- (2) کرنل (ر) شجاع خانزادہ : وزیر سی۔ ایم۔ آئی۔ ٹی اسمبلی مینٹیننس اینڈ کوآرڈینیشن
- (3) کرنل (ر) ملک محمد انور : وزیر کوآپریٹو
- (4) جناب مناظر حسین رانجھا : وزیر کالونیز
- (5) چودھری عامر سلطان چیمہ : وزیر آبپاشی
- (6) جناب گل حمید خان روکھڑی : وزیر ریونیو، ریلیف اینڈ کنسالیدیشن
- (7) جناب محمد سبطین خان : وزیر کانکنی و معدنیات
- (8) جناب سعید اکبر خان : وزیر جیل خانہ جات
- (9) ڈاکٹر محمد شفیق چودھری : وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
- (10) چودھری ظہیر الدین خان : وزیر مواصلات و تعمیرات / انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ *
- (11) ڈاکٹر اشفاق الرحمن : وزیر جنگلات
- (12) محترمہ آشفہ ریاض فنیانہ : وزیر ترقی خواتین
- (13) چودھری محمد اقبال : وزیر صحت / ایس اینڈ جی اے ڈی *
- (14) ڈاکٹر سہیل ظفر چیمہ : تجارت و سرمایہ کاری
- (15) رانا شمشاد احمد خان : وزیر آبکاری و محصولات
- (16) چودھری شوکت علی بھٹی : وزیر ثقافت و امور نوجوانان
- (17) جناب محمد بشارت راجہ : وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی / انسانی وسائل اضافی چارج قانون و پارلیمانی امور داخلہ / جنگلی
- (18) میاں عمران مسعود : وزیر تعلیم

حیات *

- (19) جناب محمد اجمل چیمہ : وزیر صنعت
(20) سید اختر حسین رضوی : وزیر زراعت / مارکیٹنگ

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفیکیشن نمبر CAB.II/2-3/2002 مورخہ 9- جنوری 2005 ذراہ کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ
محکمہ جات برائے اجلاس (11 تا 29- جون 2007) تفویض کئے گئے۔
دیگر

7

- (21) جناب ارمان سبجانی : وزیر قوت برقی
(22) سید سعید الحسن : وزیر اوقاف و مذہبی امور
(23) ڈاکٹر طاہر علی جاوید : وزیر خصوصی تعلیم
(24) جناب عبدالعلیم خان : وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی
(25) میاں محمد اسلم اقبال : وزیر سیاحت
(26) سردار حسن اختر موکل : وزیر پبلک ہیلتھ اینڈ نیشنلنگ
(27) سید رضا علی گیلانی : وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی
(28) جناب محمد معین الدین ریاض قریشی : وزیر سپورٹس
(29) رانا محمد قاسم نون : وزیر محنت و انسانی وسائل
(30) جناب حسین جمانیاں گردیزی : وزیر خوراک
(31) جناب محمد ارشد خان لودھی : وزیر زراعت / پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ*
(32) جناب غلام محی الدین چشتی : وزیر / چیف وہپ / ٹرانسپورٹ
(33) سردار حسنین بہادر دریشک : وزیر خزانہ
(34) سید ہارون احمد سلطان بخاری : وزیر لائوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیولپمنٹ
(35) میاں خادم حسین وٹو :
(36) المعروف محمد اختر خادم : وزیر زکوٰۃ و عشر
(37) جناب محمد اعجاز شفیع : وزیر بیت المال
(37) مخدوم اشفاق احمد : وزیر انسانی حقوق

- (38) سردار محمد درعمیہ خان فیاض : وزیر ماہی پروری
 (39) محترمہ نسیم لودھی : وزیر بہبود آبادی
 (40) ڈاکٹر انجم امجد : وزیر تحفظ ماحولیات
 (41) محترمہ جوئس روہین جوئس : وزیر اقلیتی امور

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفیکیشن نمبر CAB.II/2-3/2002 مورخہ 9 جنوری 2005 وزیر کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات برائے اجلاس (29 تا 11 جون 2007) تفویض کئے گئے۔

8

4- پارلیمانی سیکرٹریز

- (1) چودھری محمد کامران علی خان : مال
 (2) راجہ راشد حفیظ : مقامی حکومت و دیہی ترقی
 (3) جناب اعجاز حسین فرحت : ہاؤسنگ، شہری ترقی
 (4) سید محمد تقلید رضا* :
 (5) چودھری نذر حسین گوندل : تعلیم
 (6) ڈاکٹر ملک مختار احمد بھر تھہ* :
 (7) ملک محمد آصف بھا : بیت المال
 (8) جناب محمد وارث کلو : کالونیز
 (9) چودھری خالد محمود (ایڈووکیٹ) : لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ
 (10) جناب محمد قمر حیات کاٹھیا* :
 (11) بریگیڈیر (ر) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز) : صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی
 (12) حاجی مدثر قیوم نہرا : ماہی پروری

- (13) چودھری خالد اصغر گھرال : سپورٹس
 (14) چودھری عبداللہ یوسف وڑائچ : قانون
 (15) مس حمیدہ وحید الدین : خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
 (16) جناب محمد عارف گوندل چھمو آنہ : ایس اینڈ جی اے ڈی
 (17) لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد عباس : مواصلات و تعمیرات
 (18) بیگم ربیحانہ جمیل*
 (19) جناب محمد شعیب صدیقی : انفارمیشن
 (20) جناب اعجاز احمد سیہول : آبکاری و محصولات
 (21) جناب جاوید منظور گل : کانکنی و معدنیات
 (22) آغا علی حیدر : ثقافت و امور نوجوانان

* بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر 2722/2003/4-62 Legis مورخہ 7-اگست 2003 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

9

- (23) ملک احمد سعید خان (ایڈووکیٹ) : اشتہال
 (24) ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ) : پارلیمانی امور
 (25) دیوان اخلاق احمد : آبپاشی
 (26) رائے منصب علی : کوآپریٹو
 (27) جناب محمد عامر اقبال شاہ : محنت و انسانی وسائل
 (28) جناب طاہر حسین خان ملیروٹی : خصوصی تعلیم
 (29) ملک محمد اجمل جوئیہ : پنجاب ایسپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن
 (30) جناب ولایت شاہ کھگہ : زراعت
 (31) جناب آفتاب احمد خان : ایگریکلچرل مارکیٹنگ
 (32) چودھری وحید اصغر ڈوگر : پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

- (33) جناب جاوید اقبال خان کھچی : جنگلات
- (34) سردار میر بادشاہ خان قیصرانی : صنعتیں، تجارت و سرمایہ کاری
- (35) جناب طارق احمد گورمانی : جنگلی حیات
- (36) ملک جواد کامران کھر *
- (37) میاں امتیاز علیم قریشی : زکوٰۃ و عشر
- (38) ملک احمد کریم قسور لنگڑیال : سی۔ ایم۔ آئی۔ ٹی، آئی اینڈ سی
- (39) جناب اللہ وسایا عرف چنوں خان لغاری : سیاحت اور ترقی تفریحی
- (40) سید محمد قائم علی شاہ : مذہبی امور و اوقاف
- (41) ملک اللہ بخش سمتیہ : ٹرانسپورٹ
- (42) مہر فضل حسین سمرہا : جیل خانہ جات
- (43) جناب احمد نواز : ریلیف
- (44) ڈاکٹر محمد افضل *
- (45) سید نذر محمود شاہ *
- (46) جناب محمود احمد : خوراک

* بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر 2722/4-62/2003 مورخہ 7- اگست 2003 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

- (47) بیگم زینت خان : ترقی خواتین
- (48) ڈاکٹر فرزانہ نذیر : صحت
- (49) محترمہ لبنی طارق : سیاحت
- (50) سیدہ بشری نواز گردیزی : امور داخلہ
- (51) محترمہ شملارا ٹھور : سماجی بہبود
- (52) محترمہ سعیدہ ہمایوں : تحفظ ماحولیات
- (53) محترمہ روبینہ نذر سلہری (ایڈووکیٹ) : ٹیوٹا (TEVTA)

- (54) محترمہ زاہدہ سرفراز : بہود آبادی
 (55) مس نگہت سلیم خان : ہائر ایجوکیشن
 (56) مس شگفتہ انور : انجی کرپشن
 (57) مسر نیئر مرتضیٰ لون : قوت برقی
 (58) جناب بیٹرک جیکب گل : اقلیتی امور

5- ایڈووکیٹ جنرل

ایم آفتاب اقبال چودھری

6- ایوان کے افسران

- (1) سیکرٹری اسمبلی : جناب سعید احمد
 (2) ایڈیشنل سیکرٹری : ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوہیہ
 (3) ڈائریکٹر (ریسرچ اینڈ پبلیکیشن) : جناب عنایت اللہ لک
 (4) ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی) : مقصود احمد ملک

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

سوموار، 11- جون 2007

(یوم الاثنین، 25- جمادی الاول 1428ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین، لاہور میں شام 4 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا
إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝
وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝
وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا ذُو حِظٍّ
عَظِيمٍ ۝

سُورَةُ حَمِ السَّجْدَةِ آيَات 33 تا 35

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں۔ اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں ۝

وماعلینا الالبلاغہ

چیئر مینوں کا پینل

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئر مین کا اعلان کریں۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے۔

- 1- ملک نذر فرید کھوکھر ایم پی اے پی پی-192
- 2- چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ) ایم پی اے پی پی-228
- 3- ملک جلال دین ڈھکوا ایم پی اے پی پی-222
- 4- جناب سمیع اللہ خان ایم پی اے پی پی-137

(اس مرحلہ پر پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے)

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے ہیں تو پتا کیا جانا چاہئے کہ کیا وجہ ہے۔

تعزیت

محترمہ شایینہ اسد ایم پی اے اور رانا فاروق سعید سابق ایم پی اے کی والدات اور 12- مئی 2007 کو کراچی میں شہید ہونے والوں کے لئے فاتحہ خوانی

محترمہ صفیہ جاوید چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ صفیہ جاوید چودھری: جناب سپیکر! ہماری بہن شایینہ اسد صاحبہ کی والدہ محترمہ وفات پا چکی ہیں۔ ان

کی روح کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! رانا فاروق سعید صاحب سابق ایم پی اے کی والدہ محترمہ فوت ہو گئی ہیں، ان کی روح کے ایصالِ ثواب کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، سب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مر حومین کی روح کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ 12- مئی کو کراچی میں خون کی کھیلی گئی ہوئی میں 42 لوگوں کو شہید کیا گیا اور ایم کیو ایم جس کے متعلق اس ہاؤس کے اندر میں نے خصوصاً کہا تھا کہ یہ ایک دہشت گرد تنظیم ہے اور اس کا کام دہشت پھیلانا ہے یہ پنجاب اور پورے ملک میں دہشت گردی پھیلانے کی۔ اس حوالے سے میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ ان 42 شہیدوں کے لئے دعائے مغفرت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: سب کے لئے تو دعا ہو گئی تھی لیکن دوبارہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر 12- مئی 2007 کو چیف جسٹس آف پاکستان کے دورہ کراچی کے موقع پر شہید

ہونے والے 42 شہداء کی روح کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر: میں رانجھا صاحب اور سید اختر حسین رضوی صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے ہیں لہذا وہ انہیں مناکر لائیں۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: شکریہ۔ جناب سپیکر! صحافیوں نے ایک قرارداد بھیجی ہے جس میں انہوں نے قومی اسمبلی، سینٹ اور خصوصی طور پر پنجاب اسمبلی کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے متفقہ طور پر ان کے ساتویں و تین

بورڈ ایوارڈ کو منظور کیا لیکن ان کا مطالبہ یہ ہے کہ ابھی تک اس ساتویں و تین بورڈ پر عملدرآمد ہو اور نہ ہی آٹھویں و تین بورڈ ایوارڈ کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ انہوں نے مجموعی طور پر اس ہاؤس کا بھی شکریہ ادا کیا ہے اور قومی اسمبلی و سینٹیٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم تمام ممبران کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ساتویں و تین بورڈ ایوارڈ کی قرارداد منظور کی۔ میں راجہ بشارت صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ اس حوالے سے حکومت کو کہیں کہ جب ہم نے متفقہ طور پر یہ منظور کر لیا ہے تو اس پر حکومت عملدرآمد بھی کروائے۔

جناب سپیکر: بگو صاحب! آپ لاء منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر معاملہ discuss کر لیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ جواب دے دیں کہ اس پر ان کا کیا موقف ہے اور وہ ایوان کے floor پر بتادیں۔

جناب سپیکر: بگو صاحب! میں نے انہیں کہہ دیا ہے لہذا آپ لاء منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں انشاء اللہ کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ساتویں و تین بورڈ ایوارڈ پر عملدرآمد کے سلسلے میں ہم صحافی بھائیوں کے ساتھ ہیں کیونکہ گزشتہ اجلاس میں انہوں نے کہا تھا کہ ہم اس پر عملدرآمد کروائیں گے لہذا میں آپ کی وساطت سے گزارش کرتا ہوں کہ حکومت نے صحافیوں کے ساتویں و تین بورڈ ایوارڈ پر عملدرآمد کے سلسلے میں کیا لائحہ عمل اختیار کیا ہے۔

حلف

نو منتخب رکن اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: بگو صاحب! صحافی حضرات واک آؤٹ ختم کر کے واپس آجائیں کیونکہ ممبران کو انہیں منانے کے لئے بھجوا یا ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ حلقہ پی پی پی-80 جھنگ سے جناب غلام محمد لالی الیکشن جیت کر ایوان میں تشریف لاچکے ہیں لہذا میں ان سے کہوں گا کہ وہ اپنی نشست پر کھڑے ہو کر بطور ممبر پنجاب اسمبلی حلف اٹھائیں اور اس کے بعد حلف والے رجسٹر پر دستخط کریں۔

(اس مرحلہ پر جناب غلام محمد لالی نے بطور ممبر پنجاب اسمبلی پی پی پی-80 حلف اٹھایا)

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: راجہ ریاض صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! یہ جولائیاں میں ضمنی الیکشن ہوا ہے اس میں، میں پیپلز پارٹی کی طرف سے اس الیکشن کا انچارج تھا اور ہمارے احمد عمر لالی صاحب الیکشن لڑ رہے تھے۔ انہوں نے اس الیکشن میں اتنی دھاندلی کی ہے کہ پچھلے تمام ریکارڈ توڑ کر یہ لوٹا بنے ہیں۔ جناب! میں ان کو لوٹا بننے پر مبارکباد دیتا ہوں اور اتنی دھونس دھاندلی کے بعد یہ جو لوٹا بنے ہیں اور اب یہ حکومت ختم ہونے والی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔۔۔

سردار امجد حمید خان دستی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، امجد حمید خان دستی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا! جان کی امان پاؤں تو دست بستہ عرض کروں کہ آج کے اخبار میں یہ خبر تھی کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے 70 آدمی مر گئے اور درجہ حرارت پہلی بار 52 ڈگری تک گیا ہے اس سے پہلے کبھی بھی اتنا نہیں گیا تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ 3 بجے کا وقت تھا اور سوا گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے کے بعد اجلاس شروع ہو رہا ہے اگر روزانہ اجلاس دس بجے کی بجائے بارہ بجے شروع ہوا تو ایک آدھ ممبر یا اہلکار رٹھ جائے گا۔۔۔ (قہقہے)

تو مہربانی کر کے ان پر رحم کیجئے کہ یہ اہلکار ہیں اور یہ پریس والے بھی اسی وجہ سے چھوڑ گئے ہیں۔ تو تین بجے کی بجائے ہم اجلاس ساڑھے چار سوا چار شروع کر رہے ہیں آئندہ کے لئے مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: یہ گرمی کی وجہ سے تھوڑا delay کیا گیا ہے کیونکہ گرمی کی وجہ سے لوگوں نے دور دراز علاقوں سے آنا تھا ہمارا خیال تھا کہ سب لوگ پہنچ جائیں پھر اجلاس کی کارروائی شروع ہو۔ جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج محکمہ تعلیم سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

رانائثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے وزراء صاحبان کو بھیجا تھا صحافیوں کو لینے کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ گئے ہوئے ہیں لینے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ جب تک وہ واک آؤٹ یا بائیکاٹ ختم کر کے کارروائی میں شامل نہیں ہوتے آپ کو ان کا انتظار کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔۔۔

قائد حزب اختلاف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قاسم ضیاء صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

سیاسی گرفتاریاں اور امن وامان کی ابتر حالت

قائد حزب اختلاف: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ حکومت کی ان باتوں کی طرف دلانا چاہتا ہوں جب یہ اسمبلی وجود میں آئی تھی اور یہ حکومت بنی تھی تو بلند بانگ دعوے کئے گئے تھے کہ جی رواداری کی سیاست ہوگی، اپوزیشن کو کچلا نہیں جائے گا، ہم اصولوں کی سیاست کریں گے لیکن میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ چند دن پہلے سے جس طرح اپوزیشن جماعتوں کے پولیٹیکل ورکرز کی گرفتاریاں عمل میں لائی جا رہی ہیں، جس طرح ان کے گھروں میں پولیس کو بھیجا جا رہا ہے اور عورتوں کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گا ان کارکنوں کا تصور کیا ہے؟ آج کیا ایسی ضرورت پیش آئی ہے ان کارکنوں کو گھروں سے گرفتار کرنے کی؟ کیا ہمارا آئین اجازت نہیں دیتا کہ ہم freedom of speech, freedom of movement رکھتے ہیں؟ کیا ہمارے لئے بھی حکومت کی طرف سے کوئی پیمرا آرڈیننس لاگو ہو گیا ہے جس کو اخباروں میں پہلے کہا گیا کہ اس کو withdraw کر دیا گیا ہے جو ابھی تک withdraw نہیں کیا گیا اور اسی پر شاید ہمارے صحافی بھائیوں نے آج واک آؤٹ کیا اور انہوں نے اس بات پر بھی واک آؤٹ کیا کہ جو 12۔ مئی کو کراچی میں تشدد کے واقعات کئے گئے وہ پولیٹیکل ورکرز پر بھی کئے گئے۔ ریاست نے بھی اپنی ذمہ داری سے آنکھیں بند رکھیں جب "آج" ٹی وی پر گولیاں برس رہی تھیں تو کوئی حکومت کا اہلکار یا حکومت کی ہجنسیاں ان کی مدد کے لئے نہیں پہنچیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ٹیچر زکایہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے حق میں جلوس نکالیں ان پر لاٹھی چارج کیوں کی۔ یہ جنرل کا قانون کیوں اس صوبہ پنجاب میں لاگو ہے؟ اور خاص

طور پر کارکنوں کو گھروں سے اٹھا کر اور 16 ایم پی اے کو بند کرنا یا ان پر جھوٹے مقدمات درج کرنا اس کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ آج حکومت نام کی کوئی چیز اس صوبے میں نہیں ہے۔ آج کا وزیر اعلیٰ جو یہ کہتا تھا کہ میں رواداری کی سیاست کروں گا تمام کارکنوں کو، پھر جس شہر سے پکڑتے ہیں انہیں شہر بدر کر کے دور دراز جیلوں میں بھیجا جاتا ہے۔ ایک طرف دستی صاحب گرمی کا ذکر کر رہے ہیں دوسری طرف کیا وجہ ہے کہ یہ حکومت کیوں بوکھلا گئی ہے؟ کیا وجہ ہے کہ ایک چیف جسٹس کا استقبال کرنے کے لئے جب لوگ سڑکوں پر آنا چاہتے ہیں تو کراچی جیسے شہر کو جو ایک خوبصورت لوگوں کا بسنے والا شہر ہے جو ہمارے ملک کی معیشت میں سب سے زیادہ اپنا حصہ ڈالتا ہے وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال آپ کے سامنے تھی اور آج بھی ہمیں یہ پتا چل رہا ہے کہ چیف جسٹس صاحب 16 تاریخ کو فیصل آباد آ رہے ہیں اور آج فیصل آباد سے بھی یہ رپورٹیں آرہی ہیں کہ وہاں جگہ جگہ چھاپے مارے جارہے ہیں اور خاص طور پر حکومت نے پولیس والوں کو اور ایس ایچ او کو یہ تنبیہ کی ہے کہ ان کے علاقے سے اگر کوئی لوگ نکلیں گے تو پھر ایس ایچ او اپنے آپ کو فارغ سمجھے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان تمام پولیس والوں کو اور ان تمام سکیورٹی ایجنسی کے لوگوں کو یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ حکومت کی کسی غیر آئینی بات کو مت مانیں کیونکہ اپوزیشن والے بھی مانیٹر کر رہے ہیں اور وہ دن دور نہیں کہ جب ہم بھی اس سب کا حساب لیں گے۔ بات یہ ہے کہ آپ پنجاب کو امن کا گوارا رہنے دیں۔ کیا آپ فیصل آباد میں بھی 12- مئی کا واقعہ دہرانا چاہتے ہیں کیا آپ بھی چاہتے ہیں کہ یہاں بھی قتل و غارت ہو؟ یہ کیسی حکومت ہے، یہ کیسا [**] ہے جو اسلام آباد میں کھڑے ہو کر نعشوں پر سیاست کرنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ اسی طرح ہم لوگوں کا راستہ روکیں گے۔

جناب سپیکر: یہ [**] کا لفظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! آپ سب کچھ کارروائی سے حذف کر دیں لیکن خدارا! ان انسانی جانوں کا ضیاع روکیں۔ میں چاہوں گا کہ راجہ بشارت کھڑے ہوں اور مجھے بتائیں کہ کیا جو کارکن گرفتار ہیں کیا ان کے آرڈر یہ withdraw کر رہے ہیں؟ کیا ان کے خلاف جو بے بنیاد مقدمات بنائے گئے ہیں ان کو ختم کیا جا رہا ہے؟ کیا آج ٹیچروں کو اپنے حق کے لئے سڑکوں پر آنے کا حق نہیں ہے اور کیا آپ صحافیوں کو اور صحافت کو قید کرنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ نہیں چاہتے کہ اس ملک میں جو لاء قانونیت پھیلی ہوئی ہے اور اس کو اگر عوام کو بتایا

جائے تو اس کا گلا گھونٹا جائے۔ میں چاہوں گا کہ راجہ بشارت صاحب اس پر اپنا جواب دیں۔

* محکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، صحافی حضرات چونکہ واپس پہنچ چکے ہیں میں ان کو پورے ایوان کی طرف سے ویلکم کرتا ہوں اور میں اس مقدس ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر جو بھی بات ہمارے اپوزیشن لیڈر نے کی ویسے یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے اور نہ ہی اس پر بات ہو سکتی ہے لیکن ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں ہم یہ طے کر چکے ہیں کہ جتنی بھی پارٹیز اس مقدس ایوان کے اندر ہیں ان میں سے ایک ایک معزز رکن جو یہ گرفتاریاں ہو رہی ہیں ان کے بارے میں بات کر لے اور اس کا جواب پھر بعد میں لاء منسٹر دے دیں گے۔ میں اس لئے یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ اس کو precedent نہ بنالیا جائے کہ اپوزیشن لیڈر نے پوائنٹ آف آرڈر پر پوری تقریر کر دی ہے اور ہر معزز رکن یہ چاہے کہ میں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کروں۔ چونکہ ایڈوائزری کمیٹی میں یہ بات طے ہو چکی ہے اس حوالے سے اپوزیشن لیڈر کو بھی موقع دیا گیا اور ابھی رانا ثناء اللہ صاحب کھڑے ہیں ان کو بھی موقع دیا جا رہا ہے۔ جی، رانا ثناء اللہ خان!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں جیسے آپ نے فرمایا اسی طرح سے طے ہوا تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ رولز کے مطابق چیئر کو پورا اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی مرحلہ پر کسی بھی معزز رکن کو کوئی بھی معاملہ through point of order پیش کرنے کی اجازت دے سکتا ہے۔ آپ کا اس طرح سے صفائی پیش کرنا میں سمجھتا ہوں کہ اس چیئر کے شایان شان نہیں ہے آپ کو رولز کے مطابق اختیار ہے آپ اجازت دے سکتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد: آپ کو پورا اختیار ہے جناب! ہماری سپورٹ آپ کے ساتھ ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! جیسے آپ نے صحافی بھائیوں کی واپسی کو appreciate کیا ہے میں بھی اپنی طرف سے اور اپنے دیگر ساتھیوں کو نہ صرف اپنے صحافی بھائیوں کے اس مطالبے پر جس پر انہوں نے واک آؤٹ کیا تھا اس کی مکمل تائید کرتا ہوں بلکہ میں آج اس ملک کے ہر صحافی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ پیمر ترمیمی آرڈیننس کے اوپر جو انہوں نے دو ٹوک اور بڑا مضبوط موقف اٹھایا [*****]

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

* جنم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ وہ مرحلہ ہے کہ آج ہم فخر سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان میں صحافت آزاد ہو گئی ہے۔ آج اس واقعہ کے بعد کہ یہ گورنمنٹ [*****]

جناب سپیکر: راناصاحب! پلیز بار بار یہ الفاظ استعمال نہ کریں۔ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! [*****] میں کسی شریف آدمی کو ڈاکو تو نہیں کہہ رہا۔ یہ بات تو جبرل مشرف نے اپنے انٹرویوز میں خود تسلیم کی ہے کہ ٹھیک ہے [*****]

جناب سپیکر: مگر میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں اور آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ پلیز یہ الفاظ آپ استعمال نہ کریں۔

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ آپ کے لئے بہتر ہے کیونکہ آپ نے اس کو حذف کرانا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ آگے بات کریں۔

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! جب یہ واقعہ ہو گیا ہے کہ صحافت کی آزادی کو کرب کرنے کے لئے، اسے دوبارہ کنٹرول کرنے کی جو کوشش کی گئی ہے، جب اس ملک کے صحافیوں نے اس کوشش کو ناکام بنا دیا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج کے بعد اس ملک میں صحافت کو زنجیر پہنانے کا کوئی حکومت یا کوئی حکمران سوچ بھی نہیں سکے گا اور یہ اس ملک کے لئے اور اس قوم کے لئے بڑی ہی ایک فخریہ اور خوش آئند بات ہے۔ میں اس موقع پر اس وقت تمام صحافیوں کو، ان کے قائدین کو اور پچھلے ساٹھ سالوں میں ان صحافیوں نے جنھوں نے قیدیں کاٹیں، کوڑے کھائے اور جنھوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا میں ان سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ان کی جو کوششیں تھیں وہ برائیں اور آج اس ملک میں صحافت آزاد ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! عدلیہ کی آزادی کی جدوجہد جاری ہے اور عدلیہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے دنوں میں آزاد ہوگی۔ جب اس ملک میں عدلیہ اور صحافت آزاد ہو جائے گی تو پھر اس ملک میں کوئی جمہوریت کو

روک سکے گا اور نہ ہی rule of law کو روک سکے گا۔ عدلیہ کی آزادی کی جو جدوجہد ہے یہ جدوجہد اس ملک کے ہر شہری کی جدوجہد ہے۔ اس میں کوئی سیاسی کارکن ہو، اس میں کوئی صحافی ہو، اس میں کوئی مزدور ہو، کوئی کسان ہو، ہر شہری کو انصاف کی ضرورت ہے

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

اور یہ انصاف کی جدوجہد ہے، عدلیہ کی آزادی کی جدوجہد ہے اور اس جدوجہد کو روکنے کے لئے موجودہ حکومت نے پہلے ایم کیو ایم کے ساتھ مل کر خون کی ہولی کراچی میں کھیلی ہے اور آپ کا تعلق بھی فیصل آباد سے ہے، میں آپ سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ آپ ذاتی طور پر اس بات میں مداخلت کریں کہ 16- جون کو 12- مئی کی تاریخ دہرانے کا موجودہ حکومت نے پروگرام بنایا ہوا ہے اور وہاں پر ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں کہ وہاں پر جو ایس ایچ اوز ہیں ان کو ایم کیو ایم کے سیکرٹری کمانڈرز کا role ادا کرنے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ انہیں کہا جا رہا ہے کہ آپ سڑکوں پر رکاوٹیں ڈالیں اور کسی شخص کو چیف جسٹس کے استقبال اور ان سے اظہارِ تہجرتی کے لئے سڑکوں پر نہ آنے دیں۔ اس مقصد کے لئے لوگوں کے گھروں پر روزانہ ریڈ کئے جا رہے ہیں۔ لوگوں کو گرفتار کر کے تھانوں میں بغیر کسی تحریر کے رکھا جا رہا ہے اور اس طرح سے وہاں پر خوف و ہراس کی صورت حال پیدا کی جا رہی ہے۔ اگر اس صورت حال اور اس طرح سے رکاوٹ ڈالنے کے نتیجے میں وہاں پر حالات خراب ہوئے تو میں آج on the floor of the House یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ اس کی تمام تر ذمہ داری موجودہ حکومت پر ہوگی۔ میں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اگر حکومت نے مقامی ایس ایچ اوز کو ایم کیو ایم کے سیکرٹری کمانڈرز کا role ادا کرنے پر مجبور نہ کیا، اگر وہاں پر چیف جسٹس کے ساتھ اظہارِ تہجرتی کے لئے نکلنے والے لوگوں کو روکا نہ گیا تو ہم اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ اس دن وہاں پر لاکھوں افراد اکٹھے ہوں گے لیکن نہ وہاں پر کوئی اشارہ ٹوٹے گا اور نہ ہی وہاں پر کوئی کسی قسم کی ایسی بات ہوگی کہ جس کو بعد میں قابلِ اعتراض کہا جاسکے۔ اگر انہوں نے اپنی طاقت کے انداز میں کہ جیسے کراچی میں سارا دن بے گناہ لوگوں اور بے گناہ سیاسی کارکنوں کی نعشیں گرتی رہیں اور شام کو اس ملک [*****]

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان: اگر انہوں نے اس قسم کی طاقت کا فیصل آباد میں مظاہرہ کرنے کی کوشش کی اور اس ریلی

کوروکنے کی کوشش کی تو پھر امن و امان کی جو خرابی ہوگی اس کی ذمہ دار حکومت ہوگی اور جس طرح سے لیڈر آف دی اپوزیشن نے اس بات کا مطالبہ کیا ہے، میں بھی اس بات کا مطالبہ کرتا ہوں کہ اگر یہ حالات کو بہتر رکھنا چاہتے ہیں، امن و امان کی صورتحال کو بہتر رکھنا چاہتے ہیں تو انہیں

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

یہ چاہئے کہ جتنے لوگوں کو، تعداد میں کوئی ایسی بات نہیں، وہ پچاس ہوں یا پانچ سو ہوں، جن لوگوں کو انہوں نے detained کیا ہے ان لوگوں کے detention order فوری طور پر واپس لیں اور پولیس کو لوگوں کو ہراساں کرنے پر جو انہوں نے لگایا ہوا ہے اس کو یہ روکیں، پر امن ریلی اور پر امن احتجاج ہر شہری کا آئینی حق ہے اور یہ ہمارا بھی حق ہے اور یہ کہیں نہیں لکھا کہ اگر عدلیہ کی آزادی کی بات ہو رہی ہو تو سیاسی کارکن اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ سیاسی کارکن کا بھی حق ہے، ہمیں یہ اپنا آئینی حق exercise کرنے دیں، کسی قسم کی رکاوٹ نہ ڈالیں، میں لاء منسٹر کو اس بات کی یقین دہانی کراتا ہوں کہ وہاں پر کوئی امن و امان کا مسئلہ پیدا نہیں ہوگا بشرطیکہ حکومت کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ ارشد محمود بگو صاحب!

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! پچھلے دنوں پانچ چھ دن پہلے وزیر اعلیٰ صاحب فیصل آباد تشریف لے گئے تھے اور وہاں پر وہ خصوصی طور پر ڈی آئی جی اور ایڈیشنل آئی جی کو یہ ٹارگٹ دے کر آئے ہیں کہ فیصل آباد میں چیف جسٹس کا میں ناکام شو دیکھنا چاہتا ہوں۔ ایس ایچ اوز اور ڈی ایس پی کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے کہ اگر آپ کے علاقے سے کوئی آدمی گیا، کوئی جلوس نکلا تو آپ کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ آپ لائن حاضر ہو جائیں، آپ خود جا کر لائن میں رپورٹ کر دیں۔۔۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ ارشد محمود بگو صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب والا! میری یہ گزارش ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ جو فیصل آباد میں۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! تشریف رکھیں۔ بات ہو گئی ہے۔ اپوزیشن لیڈر نے بات کر لی ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب والا! آپ کا تعلق بھی فیصل آباد سے ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ خدا کے لئے یہ جو فیصل آباد میں خون کی ہولی کھیلنے کا پروگرام بنایا گیا ہے اس کو روکا جائے اور وہاں پر چیف جسٹس کا استقبال کرنے دیا جائے۔

جناب سپیکر: حکومت کا کوئی ایسا پروگرام نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، ارشد محمود بگو صاحب! جناب فیاض الحسن چوہان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب! تشریف رکھیں۔ لاء منسٹر صاحب نے جواب دینا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ابھی تھوڑی دیر پہلے ایڈوائزری کمیٹی میں راجہ صاحب نے یہ کہا ہے کہ آپ کے جتنے لوگ ہم نے پکڑے ہیں ان کی لسٹ ہمیں دے دیں۔ پچاس ہیں، نہ ستر ہیں، وہ اتنے ہیں ہی نہیں۔ میں on the floor of the House راجہ صاحب کو یہ کہتا ہوں کہ انہوں نے پنجاب سے ستر کے قریب جماعت اسلامی کے لوگوں کو پکڑا ہے۔ میں تمام کارکنوں کو جن کو پکڑا گیا ہے ان کی لسٹ راجہ صاحب کو یا اس ہاؤس میں کل پیش کر دوں گا۔ دوسرا جو لوگ انہوں نے پکڑے ہیں ان میں 70 اور 80 سال کے لوگ بھی ہیں، جن کو انہوں نے سیرھیاں لگا کر اوپر گھروں سے گرفتار کیا ہے۔ ان کو پکڑ کر انہوں نے اپنے شہر سے اگر کوئی گوجرانوالہ کا ہے تو اس کو ڈیرہ غازی خان میں بھیج دیا گیا ہے، اگر وہ لاہور کا ہے تو اس کو میانوالی یا ساہیوال بھیج دیا گیا ہے۔ پھر حکومت نے یہ کہا کہ اگر 60 سال کے جتنے لوگ ہیں ان کو ہم رہا کر دیں گے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے فاضل ممبر پروفیسر وقاص صاحب جو ایم پی اے ہیں ان کے والد جن کی عمر 66 سال ہے وہ گرفتار ہیں، ان کو detained کیا ہوا ہے۔ ان کو ہوم سیکرٹری نے کہا کہ چاہے ان کی عمر 66 سال ہے میں ان کو رہا نہیں کر سکتا، اس سلسلے میں مجھے راجہ بشارت صاحب سے instruction لینا پڑے گی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جن حکومتوں نے جانا ہوتا ہے، جن کا لکھا جا چکا ہوتا ہے کہ یہ اس تاریخ میں جائیں گی وہ ایسے کام کرتی ہیں، کوئی event نہیں ہے کہ انہوں نے کن لوگوں کو گرفتار کیا ہے، پنجاب میں کیوں گرفتار کیا ہے، حکومت کے پاس کوئی جواز نہیں ہے؟ انہوں نے سب سے پہلے تو عدلیہ

کے ساتھ جنگ کی۔ پھر انھوں نے میڈیا کے ساتھ جنگ کی۔ اب انھوں نے تیسرا حربہ یہ آزما رہا ہے کہ سیاسی کارکنوں کو رات کو سیڑھیاں لگا کر ایس ایچ او کو کتے ہیں کہ harassment پھیلائیں۔ ان کے گھروں سے چادر اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کر کے ان کارکنوں کو گرفتار کر کے ایس ایچ او ان کو پورٹیں کرتے ہیں کہ ہم نے districts میں کتنے لوگوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

جناب سپیکر! آج وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ بیان دیا ہے کہ ہم دس مرتبہ بھی جنرل پرویز مشرف کو وردی میں صدر بنائیں گے۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب! آپ خدا کا خوف کریں۔ شاید آپ کے پاس اتنی لمبی عمر ہے اور نہ ہی جنرل پرویز مشرف کے پاس اتنی لمبی عمر ہے۔ پتا نہیں اللہ کو کیا منظور ہے لیکن میں اس ہاؤس میں آج ایک پشین گوئی کر دیتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس الیکشن میں جنرل پرویز مشرف کا نام لینے والا کوئی شخص کامیاب نہیں ہو سکے گا، اس اسمبلی میں واپس آئے گا اور نہ ہی کوئی قومی اسمبلی میں جائے گا۔ لوگ اٹھا کر اس کو باہر پھینک دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی قائد حزب اختلاف، رانا ثناء اللہ صاحب اور ارشد محمود بگو صاحب نے صوبے میں گرفتاریوں کے متعلق اظہار خیال فرمایا ہے جیسا کہ بزنس ایڈوائزر کی کمیٹی کی میٹنگ میں طے ہوا تھا کہ میں ان حضرات کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لوں گا۔ اس وقت جوش خطابت میں ہمارے بھائی گرفتاریوں کی تعداد کے حوالے سے جو بات کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ماسوائے exaggeration کے کوئی دوسری بات نہیں ہے۔ یہاں پر میرے بھائیوں نے رواداری کی سیاست، جنگل کے قانون کی بات کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ گزشتہ ساڑھے چار، پونے پانچ سالوں سے جب سے ہماری حکومت آئی ہے اس دوران اپوزیشن کی طرف سے کوئی ایسا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا گیا کہ جہاں حالات کو خراب کرنے کی کوشش نہ کی گئی ہو لیکن حکومت نے تحمل اور برد باری سے کام لیا۔ آج بھی میں انتہائی ذمہ داری سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج بھی اگر امن و امان کی صورت حال کو maintain کرنے کے لئے کوئی prompt action کیا جا رہا ہے تو وہ محض اس لئے کیا جا رہا ہے کہ حالات کو خراب کرنے کی ان کو اجازت نہ دی جائے۔ گزشتہ ساڑھے تین مہینوں سے یہ جو ایک سلسلہ شروع ہے میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ چیف جسٹس صاحب فیصل آباد جانا چاہتے ہیں تو ضرور جائیں۔ اس سے پہلے وہ

لاہور تشریف لائے تو ہم نے ان کو اسلام آباد سے لاہور تک ایک free passage دیا۔ Law Enforcing Agencies کو irritate کرنے کی maximum کوشش کی گئی لیکن اس کے باوجود حکومت نے اس بات کو یقینی بنایا کہ کوئی ایسی صورت حال نہ پیدا ہو کہ جس سے امن وامان کی صورت حال خراب ہو۔ میں اب بھی اپنے بھائیوں سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں، وہ فیصل آباد کے حوالے سے جن خدشات کا اظہار کر رہے ہیں ایسا کچھ نہیں ہوگا۔

جناب والا! پچھلے دنوں چیف جسٹس صاحب جب لاہور آئے تو اس وقت حکومت پنجاب نے جو اقدامات کئے ان کو اپوزیشن نے on the floor of the National Assembly and the Senate سراہا اور اس بات کو تسلیم کیا کہ چودھری پرویز الہی کی یہ ایک ایسی حکمت عملی تھی کہ جس کے تحت پنجاب میں ایک شیشہ بھی نہیں ٹوٹا۔ امین فہیم صاحب اور اعجاز احسن صاحب نے ٹاک شو میں یہ بات کہی، اسی طرح باقی اپوزیشن کے لیڈروں نے بھی ایسی بات کہی تھی کہ یہ credit چودھری پرویز الہی کو جاتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ من جانب اللہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے احتجاج کے نتیجے میں بھی چودھری پرویز الہی صاحب کو کریڈٹ دینا چاہتا ہے اور آپ کے منہ سے دلو اتا ہے۔ آپ تسلیم کرتے ہیں کہ چودھری پرویز الہی کی وجہ سے یہ ہو کہ پنجاب میں صورت حال خراب نہیں ہوئی۔ میں اب بھی آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ 16 تاریخ کو بھی کچھ نہیں ہوگا۔ آپ جو کچھ مرضی کریں، آپ کو کھلی چھٹی ہے کہ آپ ان کا استقبال کریں لیکن میں یہ ضرور پوچھنا چاہوں گا کہ اس سے پہلے بھی چیف جسٹس صاحب فیصل آباد آتے رہے ہیں، فیصل آباد ان کا گھر ہے۔ آپ لوگوں نے ان کا کتنا استقبال کیا تھا؟ آپ لوگوں نے ان کے لئے کتنی آنکھیں بچھائی تھیں۔ اگر اب آپ کے دل میں ان کا درد جاگا ہے تو اچھی بات ہے۔ حکومت کی طرف سے ہم آپ کو کھلی چھٹی دیتے ہیں کہ آپ جو مرضی کریں لیکن قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش نہ کرنا۔ اگر آپ نے قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کی تو پھر قانون حرکت میں آئے گا۔ یہاں پر بات کی گئی کہ یہ ہر شہری کا آئینی حق بنتا ہے کہ وہ احتجاج کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی شہری کا یہ آئینی حق ہے کہ وہ احتجاج کرے تو پھر آئینی طور پر یہ اس کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ قانون کو ہاتھ میں نہ لے۔ یہاں پر تو دفعہ 144 کے نفاذ کو توڑنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حکومت نے جلسوں کے لئے ایک علیحدہ جگہ مختص کر دی ہے۔

آپ وہاں کیوں نہیں جاتے؟ لاہور میں ہم نے مینار پاکستان کو اس مقصد کے لئے مختص کیا ہے۔ آپ وہاں بے شک ہر روز

جلسہ کریں۔ صبح سے شام تک وہاں پر احتجاج کریں۔ جس public opinion کو motivate کرنے کے حوالے سے آپ بات کرتے ہیں، احتجاج کرتے ہیں آج کل وہی آپ کے خلاف جا رہا ہے۔ آج مال روڈ کے تاجر آپ سے نفرت کا اظہار کر رہے ہیں کہ آپ نے ان کے کاروبار تباہ کر کے رکھ دیئے ہیں۔ آپ صبح اٹھتے ہیں اور گاڑیوں میں جلوس کی شکل میں چل پڑتے ہیں۔ آپ کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ کوئی مریض سڑک سے گزر رہا ہے اور نہ آپ کو اس بات کا کوئی احساس رہتا ہے کہ کوئی بارات جا رہی ہے یا جنازہ جا رہا ہے۔ آپ سب کے لئے رکاوٹیں کھڑی کر دیتے ہیں۔ خدا را! آپ بھی ذمہ داری کا احساس کیجئے۔

جناب سپیکر! یہاں پر جنرل پرویز مشرف صاحب کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ آپ نے گزشتہ ساڑھے چار، پونے پانچ سالوں سے جنرل پرویز مشرف کے خلاف دل کھول کر باتیں کی ہیں۔ آپ ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر اس بات کا فیصلہ لیجئے کہ آپ کی ان باتوں کا ایک عام آدمی نے کیا اثر لیا ہے؟ آج جنرل پرویز مشرف کو اس بات کا کریڈٹ جاتا ہے کہ آج آپ کی اسمبلی پانچویں بجٹ کے لئے اکٹھی ہوئی ہے۔ یہ سب کچھ جنرل پرویز مشرف کی وجہ سے ہے۔ یہ جنرل پرویز مشرف کی commitment with democracy and commitment with the democratic institutions ہے کہ وہ آپ کے اداروں کو آئینی مدت پوری کرنے کی طرف لے جا رہا ہے۔ تاریخ میں جنرل پرویز مشرف کا نام سنہری الفاظ کے ساتھ لکھا جائے گا کہ جس نے پانچ سال تک اپنے ایک صوبے میں ایک مخالف جماعت کی حکومت کو برداشت کیا ہے۔ کیا یہ جمہوریت نہیں ہے؟ جب جمہوریت کے champion لوگ اقتدار میں تھے تو انھوں نے صوبوں میں اپنی مخالف حکومتوں کے ساتھ کیا کیا؟ میں ایم ایم اے کے دوستوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ مفتی محمود صاحب کی حکومت کے ساتھ کیا ہوا؟ چھ مہینے تک بھی ان کو برداشت نہیں کیا گیا۔ بلوچستان میں کیا ہوا؟ مخالفت کو برداشت نہیں کیا گیا لیکن یہاں ہم نے پانچ سال سے ان کو برداشت کیا ہوا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جس طرح پاکستان مسلم لیگ (ق) کی حکومتیں پانچ سال پورے کریں گی اسی طرح سرحد کی حکومت بھی اپنے پانچ سال پورے کرے گی۔ مجھے کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ آپ لمحہ بھر کے لئے بھی نہیں سوچتے۔ آپ نے پریس کی آزادی کے حوالے سے بات کی ہے۔ اس معزز ایوان میں کون ایسا بیٹھا ہوا ہے جو کہ پریس کی آزادی پر یقین نہیں رکھتا؟ اگر ایک آرڈیننس آیا ہے تو ہماری حکومت نے، وزیراعظم نے اسے withdraw کرنے کی بات کی ہے، صدر نے اسے withdraw کرنے کی بات کی ہے۔ ابھی ارشد بگو صاحب و تاج بورڈ کے حوالے سے بات کر رہے تھے تو اسی معزز ایوان کے تمام معزز ممبران نے متفقہ طور پر و تاج بورڈ کے معاملے پر صحافی برادری کے

ساتھ اتفاق کیا ہے۔ آج بھی ہم ان کے اس موقف کی تائید کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری حکومت نے جس وٹج بورڈ کا اعلان کیا ہے اس پر عملدرآمد بھی ہونا چاہئے۔ اس پر عملدرآمد کے لئے ہم صحافی بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ اپوزیشن کے قائدین حضرات پونے پانچ سال سے ایک ہی بات کہے جا رہے ہیں کہ حکومت جا رہی ہے، حکومت جا رہی ہے۔ یار خدا کے لئے کچھ تو سوچیں، ہم پانچواں بجٹ پیش کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ آپ کی زبان میں اللہ تعالیٰ نے کتنی قبولیت بخشی ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کی منی سوچ کو کیوں قبولیت بخشے گا؟ اللہ تعالیٰ آپ کی ایک ایسی منی سوچ کو کیوں قبولیت بخشے گا جو اداروں کو تباہ کرنے والی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج بھی مثبت سوچ کے ساتھ، صدق دل سے کوئی نیکی کی دعا مانگی جائے، بہتری کی دعا مانگی جائے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائیں گے لیکن منی سوچ، اداروں کو برباد کرنے کی سوچ، اسلام میں حاکم کو تسلیم کرنے کی بات سے انحراف والی جو بات ہے اسے اللہ تعالیٰ کبھی بھی شرف قبولیت نہیں بخشے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں detention کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میرے ساتھیوں نے اس حوالے سے جب میرے ساتھ بات کی تو میں نے ان سے کہا تھا کہ آپ صرف الفاظ کا گورکھ دھندہ نہ رکھیں۔ صرف جذباتی باتیں نہ کریں۔ آئیں مل کر حقیقت کی کوئی بات کریں۔ ابھی میرے بھائیوں نے کہا کہ جی فیصل آباد سے بے شمار لوگ گرفتار ہوئے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ان کی دو categories ہیں۔ ایک MPO اور دوسری category میں ان لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے جو پریچوں میں ملوث ہیں۔ میں across the board سمجھتا ہوں کہ جو لوگ پریچوں میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ جب آئین اور قانون کی پاسداری کی بات کرتے ہیں تو کوئی بھی چاہے وہ وزیر ہو یا حکومت کوئی بھی عدالتی معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتی لہذا اس پر بعد میں بات کریں گے۔ میں صرف فیصل آباد کی بات کرتا ہوں کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تین detention order جاری کئے گئے ہیں۔ جن میں سے دو کے متعلق we have already decided کہ ہم withdraw کر رہے ہیں۔ باقی ایک رہتا ہے جس کا نام اور ایڈریس ان کو دوں گا اگر یہ کہیں گے تو ہم وہ بھی withdraw کر لیں گے۔ یہاں پر اور ایڈوائزری کمیٹی میں بھی وقاص صاحب کے والد صاحب کے متعلق بات کی گئی۔ یہاں آنے سے پہلے وزیر اعلیٰ صاحب نے مجھے حکم دیا تھا کہ ان کے detention order withdraw کئے جائیں اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کو already convey ہو چکا ہے کہ ان کو کیوں گرفتار کیا گیا ہے؟ and we are withdrawing those orders کے علاوہ یہ میرے ساتھ بیٹھیں اور مجھے بتائیں۔ میں across the board یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ 70

سال کی عمر سے زیادہ ہیں میری آپ سے commitment ہے کہ ان میں سے ایک آدمی بھی جیل میں نہیں رہے گا اور تمام کے orders withdraw کریں گے۔ آپ مثبت سوچ کے ساتھ آئیں اور میرے ساتھ بیٹھیں میں آپ کو لسٹیں دیتا ہوں اور آپ مجھے point out کریں کہ جیل میں یہ آدمی 70 سال کی عمر سے زیادہ ہے تو میں اس کے withdraw order کراؤں گا۔

جناب والا! میں آپ کے حکم اور جناب وزیر اعلیٰ سے اجازت لے کر ان کو ایک مثبت پیشکش کر رہا ہوں کہ ہمارے ساتھ بیٹھیں اور جہاں کہیں کسی کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے حکومت پنجاب اس بارے میں ان کے ساتھ بات کرنے کے لئے تیار ہے لیکن خدارا! صرف اور صرف پریس گیلری کے ساتھ کھیلنے کے لئے یہ نہ کہیں کہ ہزاروں لوگ گرفتار ہو گئے ہیں۔ اگر ہزاروں لوگ گرفتار ہوئے ہیں تو ضمانتوں کے لئے عدالتوں میں کیوں نہیں جاتے؟ جب ضمانتیں ہوں گی تو خود بخود اعداد و شمار سامنے آجائیں گے۔ آپ نے اس issue پر بات کرنے کی اجازت دی انہوں نے دل کھول کر بات کی اور میں نے جواب دیا۔ میری طرف سے انہیں offer ہے کہ آئیں اور ہمارے ساتھ بیٹھیں یہ جو لوگ بھی point out کریں گے انشاء اللہ ہم ان کے withdraw orders کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! کافی تفصیل سے بات ہو گئی ہے۔

قائد حزب اختلاف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: قاسم ضیاء صاحب! کافی تفصیل سے بات ہو گئی ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے بڑی خوبصورت لفاظی کر کے سارے پنجاب کے معاملے کو فیصل آباد پر لا کر روک دیا ہے۔ اس وقت پورے پنجاب میں 16 MPO کے تحت پرچے کاٹے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے بھی پورے پنجاب کی بات کی ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے کہا کہ جنرل صاحب نے ان اسمبلیوں کو پانچ سال کے لئے رکھا۔ یہ ہمیں کتنے ہیں کہ آج چیف جسٹس صاحب فیصل آباد جا رہے ہیں وہ پہلے بھی جاتے رہے ہیں تو ان کا کسی

نے استقبال نہیں کیا۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جنرل مشرف پہلے بھی آرمی چیف تھا اور اس وقت راجہ صاحب میاں نواز شریف صاحب کے وزیر تھے۔ جب اس وقت وہ ائرپورٹ پر آتے تھے تو یہ کتنی مرتبہ انہیں receive کرنے جاتے تھے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

قائد حزب اختلاف: جناب والا! آج چیف جسٹس نے عدلیہ کو آزاد کرانے اور چیف جسٹس کی آئینی حیثیت منوانے کے لئے جو stand لیا ہے اس پر پوری قوم ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ ان کے stand لینے کی وجہ سے لوگ انہیں جاننا چاہتے ہیں اور Bar میں ان کا خطاب سننا چاہتے ہیں۔ انہوں نے یہ بات خود تسلیم کی ہے کہ چیف جسٹس صاحب پنجاب میں راولپنڈی سے لاہور تک آئے اور ایک پتا تک نہیں ہلا۔ اب ان کو کیا خدشہ ہے؟ اب یہ گرفتاریاں کیوں کر رہے ہیں؟ اب یہ 16 MPO کے تحت پرچے کیوں کاٹ رہے ہیں؟ جب اس وقت عوام نے کوئی توڑ پھوڑ نہیں کی اور کسی نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا تو اب انہیں کیا خدشہ ہے؟ آج وزیر اعلیٰ پنجاب یہ کیوں سمجھتے ہیں کہ سندھ کا چیف منسٹر کراچی میں خون کی ہولی کھیلنے میں ان سے آگے چلا گیا تو شاید آج یہ پنجاب میں بھی وہی کام کر کے جنرل مشرف کی اس لٹاکر کو پورا کرنا چاہتے ہیں جو اس نے اسلام آباد میں لگائی تھی۔

جناب سپیکر! آج ہم نے یہ معاملہ اس لئے اٹھایا ہے کہ ہم نے قانون کو ہاتھ میں نہیں لیا۔ کسی سیاسی پارٹی کی طرف سے جلسے یا جلوس میں جانے کی call نہیں ہے تو پھر کس حوالے سے ہمارے کارکنوں کو دور دراز جیلوں میں بھیجا گیا ہے۔ اگر یہ ایوان میں رواداری کی بات کرتے ہیں تو پھر میں استدعا کروں گا کہ انہوں نے ابھی وزیر اعلیٰ صاحب کی بڑی تعریف کی ہے۔ اگر وہ تعریف کے قابل ہیں تو پھر یہ کم از کم ہمارے تمام کارکنوں کو رہا کریں لیکن اگر یہ ہمارے کارکنوں کو رہا کرنے کی بات نہیں کرتے اور اس ایوان میں بیٹھنے کی بات کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! ہم نے ان کے ساتھ کیا بیٹھنا ہے وہ ہمیں یہاں ایوان میں بتائیں کہ وہ ہمارے گرفتار کارکنوں کو چھوڑتے ہیں۔ (قطع کلام)

جناب سپیکر: اس issue پر کافی بات ہو چکی ہے۔ آپ نے خود ہی فیصلہ کیا تھا کہ ہر پارٹی سے ایک ایک معزز رکن بات کرے گا۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب! آپ کا سوال ہے۔

راجہ ریاض احمد: ہمارے کارکنوں کو رہا کیا جائے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز! آپ نے ایڈوائزری کمیٹی میں خود ہی فیصلہ کیا تھا کہ ہر پارٹی سے ایک ایک معزز رکن بات کرے گا۔ رانا صاحب! یہ آپ کی موجودگی میں فیصلہ ہوا تھا کہ ہر پارٹی سے ایک ایک معزز رکن بات کرے گا اور اب ہر پارٹی سے ایک ایک معزز رکن نے بڑی تفصیل سے بات کر لی ہے اور لاء منسٹر صاحب نے ان کا جواب بھی دے دیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: بار بار وہی بات repeat کریں گے تو اس کا کیا فائدہ ہوگا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ایوان میں بات کرنا میرا right ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں۔ آئین آپ کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ آپ مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔ میں نے out of rule and out of contents بات نہیں کرنی۔ ہم جن لوگوں کے ووٹوں کی طاقت سے یہاں پر پہنچے ہیں۔ جن کا نہ تو کرائمینل ریکارڈ ہے اور نہ ہی کوئی political activities ہیں لیکن پورے پنجاب میں ان لوگوں کو پکڑ لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ وہ on the floor of the House آپ سے کہہ رہے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! بیٹھنے کی بات نہیں ہے۔ 16 MPO ہوتا کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہے کہ

تقریر کی ہے، فلاں کیا ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پلیر! تشریف رکھیں اور لاء منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں پھر اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ خدارا! ہم حقائق کی طرف آئیں۔ میں کسی اور کی بات نہیں کرتا۔ راجہ ریاض صاحب اور رانا آفتاب صاحب بیٹھے ہیں دونوں کا تعلق پیپلز پارٹی اور فیصل آباد سے ہے۔ یہ فیصل آباد سے پیپلز پارٹی کے دوسرے اراکین کو بھی بٹھالیں۔ میں ان کو on the floor of the House کہتا ہوں کہ یہ آپ کو لسٹ دے دیں۔ آج ہی اجلاس شروع ہوا ہے اور یہ اپنے حلقے سے آرہے ہیں ان کو exactly پتا ہونا چاہئے کہ رانا صاحب کے حلقے کا کون سا کارکن گرفتار ہے۔ یہ ابھی پانچ لوگوں کے نام بتائیں۔۔۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! سابق ایم پی اے اسماعیل سہلا ہیں۔۔۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! راجہ صاحب پورے پنجاب کی بات کریں۔ صرف فیصل آباد کی بات نہ کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں پھر اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ ان کے پاس figures نہیں ہیں ان کے پاس نام نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ سینکڑوں چھوڑ کر فیصل آباد کے صرف پانچ لوگوں کے نام دے دیں تو میں ابھی رہا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ان کے پاس تو ایک نام بھی نہیں ہے۔ ان کو تو پتا ہی نہیں ہے۔

وزیر صحت: پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! مجھے تو بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب کو سن لیں وہ آپ کی ہی بات کا جواب دے رہے ہیں۔ جی، چودھری صاحب! وزیر صحت: جناب والا! برنس ایڈوائزری کمیٹی میں آپ کی موجودگی میں ایک فیصلہ ہوا تھا کہ اپوزیشن سے پارٹیز کے ہیڈ بولیں گے اور حکومت کی طرف سے لاء منسٹر صاحب بات کریں گے۔ ہماری طرف سے کسی بندے نے بات نہیں کی لیکن اپوزیشن کی طرف سے خلاف ورزی ہوئی ہے اور ہم نے برداشت کی ہے۔ راجہ صاحب نے بڑے کھلے دل کے ساتھ بات کی ہے کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کوئی بے گناہ بندہ گرفتار ہوا ہے تو میں ابھی

اسے رہا کروادیتا ہوں۔ راجہ صاحب نے بڑا مثبت اور تفصیل کے ساتھ جواب دیا ہے۔ ایڈوائزر کی کمیٹی میں جو فیصلہ ہوا تھا اس کی بھی اب آپ کے سامنے خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ آپ کی موجودگی میں یہ مناسب نہیں ہے اور ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کی موجودگی میں کیا فیصلہ ہوا تھا؟

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں پنجاب اسمبلی کا ممبر ہوں۔ کسی ٹاؤن کا ناظم یا کونسلر نہیں ہوں۔ میں پورے پنجاب کی بات کر رہا ہوں۔ یہ نام کی بات کرتے ہیں۔ اسماعیل بھٹی پکڑا گیا ہے، بیکانیری، سہلا اور ناصر چن پکڑے گئے ہیں۔ یہ تو پورے پنجاب میں پکڑ رہے ہیں لہذا جب تک یہ یقین دہانی نہیں کراتے کہ یہ رہا ہوں گے اس وقت تک ہم نے یہاں پر کیا کرنا ہے۔ جٹ تو ایک کلرک نے بنا کر یہاں پیش کر دینا ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ لاء منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ ہاؤس میں یقین دہانی کرائیں۔ جب تک ہمارے کارکن رہا نہیں ہوتے ہم بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی تو رہا نہیں ہو جانے۔ ابھی تو آپ لاء منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھیں اور ان کو لسٹیں دیں۔ ابھی تو آپ کے پاس لسٹیں ہی نہیں ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آج ہی تھانہ جڑانوالہ میں نواب شیر وسیر اور دوسرے لوگوں پر پرچے درج ہوئے ہیں۔ یہ انھیں گرفتار کریں گے وہ ضمانت کرائیں گے تو پھر یہ انھیں 16 MPO کے تحت اندر کر دیں گے۔

جناب والا! گورنمنٹ نے جھوٹے پرچے کروائے ہوئے ہیں۔ ہم نے کس چیز پر ان سے بات کرنی ہے۔ آپ تھانہ جڑانوالہ کی صورتحال دیکھ لیں۔ یہ لوگوں کو گرفتار کریں گے وہ ضمانتیں کروائیں گے اور پھر MPO کے تحت انہیں اندر کر دیں گے۔ ابھی نارووال سے لوگ ہمیں ملنے آئے تھے اور وہ بتا رہے تھے کہ جیل کے اندر ان کا کھانا بھی نہیں جانے دیا جا رہا۔ We want to make it clear کہ یہ ہمیں اس بات کی ابھی assurance دیں کہ جن لوگوں پر جھوٹے مقدمات ہیں یہ ختم کئے جائیں گے اس کے بعد ہم کارروائی میں حصہ لیں گے۔

جناب سپیکر: آپ وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ جائیں وہ کہتے ہیں کہ اس مسئلے پر وہ بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔
جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بگو صاحب اس مسئلے پر کافی بات ہو گئی ہے آپ تشریف رکھیں اور ہاؤس کی کارروائی کو چلنے دیں۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!
رانائٹا اللہ خان: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب آپ کیا بات کر رہے ہیں؟ سید احسان اللہ وقاص صاحب! (قطع کلامیاں)
(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے بہت سے معزز اراکین کھڑے ہو گئے
اور ہمارے کارکن رہا کرو کے نعرے لگانے لگے)

قائد حزب اختلاف: جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ۔۔۔
جناب سپیکر: راجہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں وہ اس پر بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب والا! یہ ہاؤس میں assurance دیں اور ہمارے ورکروں کو رہا کیا جائے۔ (قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب والا! انہوں نے خود ایل ایف او کے تحت ایکشن میں حصہ لیا تھا اور حلف اٹھایا تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے تمام معزز اراکین نے مشترکہ طور پر ایوان سے واک آؤٹ کیا)
جناب سپیکر: جناب قاسم نون اور رانائٹا صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اپوزیشن کو واپس ہاؤس میں لے کر آئیں کیونکہ وقفہ سوالات ہے اور ایجنڈے کا سب سے اہم آئٹم ہے اور سوالات بھی زیادہ تر اپوزیشن کی طرف سے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ ایوان میں تشریف لائیں اور کارروائی میں حصہ لیں۔
جناب فیاض الحسن چوہان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ محترم قاسم ضیاء کی اس بات کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جو یہاں پر کسی نے نوٹ نہیں کی۔ محترم راجہ بشارت صاحب نے کہا کہ کیا چیف جسٹس صاحب آج سے پہلے کبھی فیصل آباد آئے تو آپ نے ان کا استقبال کیا تھا؟ انہوں نے یہ جواب دیا اور یہ صحافی برادری بھی سن رہی ہے میں ان کو گواہ بنا کر یہ عرض کر رہا ہوں۔ انہوں نے cross question کیا کہ یہ جواب دیں کہ چیف آف آرمی سٹاف پہلے جنرل تھے وہ آتے تھے تو کیا یہ ان کا استقبال کرتے تھے۔ ہم تو یہ چیئر accept کرتے ہیں کہ صدر مشرف کو ایک صدر کی حیثیت سے پاکستان مسلم لیگ ان کی سوچ کو ملکی اور عالمی سیاست کے اندر own کرتی ہے۔ ہم سیاسی حوالے سے ان کو own کر رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم چیف جسٹس کو own کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چیف جسٹس کے متعلق کوئی بات نہیں ہوگی اور اس کی میں اجازت نہیں دوں گا۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب والا! آپ میری پوری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: میں اپوزیشن کو بھی اس پر بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور آپ کو بھی نہیں دوں گا۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ اب وہ چلے گئے ہیں جب وہ بیٹھے تھے تو اس وقت آپ نے بات کرنی تھی۔ یہ کوئی issue نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

اب وقفہ نماز ہوتا ہے اور House کو آدھے گھنٹے کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز عصر اجلاس کی کارروائی آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز عصر)

(اس مرحلہ پر نماز عصر کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 54 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: یہ سوال جناب احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورانہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔
(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)
جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورانہ ہے لہذا اجلاس دس منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔
(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی دس منٹ کے لئے adjourn کی گئی)
جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا ہے اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سوالات

(محکمہ تعلیم)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: پہلا سوال سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی سید احسان اللہ وقاص کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ شمینہ نوید صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتی لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی محترمہ شمینہ نوید صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتی لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال ڈاکٹر نذیر احمد مٹھوڈو گر صاحب۔۔۔ لہذا وہ تشریف نہیں رکھتے اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا یہ سوال pending ہو گا۔ اگلا سوال حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا وہ تشریف فرما نہیں ہے۔۔۔ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتی یہ سوال بھی dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ فرح اقبال صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتی سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال لالہ شکیل الرحمن صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے

سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی لالہ شکیل الرحمن صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے
 سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال ملک محمد اقبال چتر صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے سوال dispose
 of ہوا۔ اگلا سوال محمد وقاص صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محمد
 وقاص صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال رانا آفتاب احمد خان
 صاحب کا ہے تشریف نہیں رکھتے۔۔۔ لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی رانا آفتاب احمد خان صاحب
 اور محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال میاں
 خالد محمود صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال چودھری جاوید احمد
 صاحب کا ہے۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5148 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
 جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن میں قواعد و ضوابط سے ہٹ کر ہیڈ ماسٹرز کی تعیناتی کا جواز

- *5148: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
- (الف) ضلع پاکپتن میں قومی تعلیمی پالیسیوں اور محمانہ اصول و ضوابط کو دانستہ طور پر پس پشت ڈال کر (SS) کو ہائر سیکنڈری سکولز میں دس سالہ تجربہ تدریس کی شرط پوری نہ کرنے کے باوجود کن مقاصد کے تحت ہیڈ ماسٹرز ہائی سکولز تعینات کیا گیا ہے؟
- (ب) ضلع پاکپتن میں (SS) کو بلا جواز اور بلا مقصد ہیڈ ماسٹرز بنا کر سیکنڈری سکولز ملکہ ہانس، 2-127/EB، 3-قبولہ، 4-گرلز سکول ملکہ ہانس، 5-چن پیر ہائی سکول پاکپتن کو کیوں تعلیمی طور پر تباہی کے کنارے پر پہنچایا گیا ہے؟
- (ج) ضلع پاکپتن میں (SS) کو ہیڈ ماسٹرز بنانے کے بعد ہائر سیکنڈری میں کن کن مضامین کی کتنی کتنی سیٹیں خالی ہو چکی ہیں اور متاثرہ بچوں کی تعلیم کے لئے ان خالی ہونے والی سیٹوں پر کیا تبادلہ انتظام کیا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (د) کیا حکومت قواعد کے خلاف بننے والے ہیڈ ماسٹرز کو خالی پڑی ہوئی ہائر سیکنڈری سکولز میں ان اسامیوں پر واپس بھیجے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع پاکپتن میں قومی تعلیمی پالیسی اور محکمہ قواعد و ضوابط کی تعمیل کی جارہی ہے دس سال سے کم سروس والے جتنے بھی SSS ہائی مدارس میں بطور ہیڈ ماسٹر تعینات تھے، ان کو واپس SSS کی اسامیوں پر تعینات کر دیا گیا ہے۔

(ب) ضلع پاکپتن میں ماسوائے عبدالمجید خان (BS-17) SS کو متعلقہ مضمون کی ضلع پاکپتن میں اسامی نہ ہونے کی وجہ سے وقتی طور پر ہیڈ ماسٹر کی اسامی پر تعینات کیا گیا ہے۔ ہائی سکول چن پیر میں SS کی کسی مضمون کی بھی اسامی منظور نہ ہے جبکہ ہیڈ ماسٹر کی اسامی خالی ہے۔ عارضی طور پر مقامی SST کو بطور انچارج مامور کیا گیا ہے۔

(ج) ضلع پاکپتن میں SS بطور ہیڈ ماسٹر تعینات نہ ہے ہائر سیکنڈری سکولز میں SS کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے پبلک سروس کمیشن پنجاب لاہور درخواستیں طلب کر چکا ہے اور ان اسامیوں پر SS کی تقرری بہت جلد متوقع ہے۔

(د) قواعد کے برعکس بننے والے SS صاحبان کو ہیڈ ماسٹر کی اسامی سے ہٹا کر واپس SS کی اسامی پر تعینات کر دیا گیا ہے، حکم کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں صرف اتنی گزارش کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کی رولنگز بھی ہے، قواعد و ضوابط بھی ہے اور ہائی کورٹ کا فیصلہ بھی ہے کہ Subject Specialist کو جب تک دس سال کا تجربہ نہ ہو ان کو کوئی executive پوسٹ نہیں مل سکتی لیکن بد قسمتی سے جب سسٹم devolve ہونے کے بعد ضلعوں میں گیا تو وہاں پر سفارشیوں سے یا کسی نہ کسی وجہ سے Subject Specialist ہیڈ ماسٹر لگ جاتے ہیں اس سے نہ صرف ان سینئر ہیڈ ماسٹرز کا جو شروع سے ایک کیریئر کے طور پر ٹیچنگ کے شعبے میں آئے ہوتے ہیں استحقاق مجروح ہوتا ہے بلکہ ان کا حق بھی مارا جاتا ہے اور بچوں کو صحیح تعلیم نہیں مل پاتی کیونکہ سینئر ٹیچرز Subject Specialist کے ماتحت آجاتے ہیں اس لئے میں اپنی گورنمنٹ سے یہ request کروں گا کہ آئندہ کے لئے پورے پنجاب میں اور بالخصوص ہمارے

ضلع پاکپتن میں کوئی Subject Specialist جب تک قواعد و ضوابط کی پابندی پوری نہیں کرتا یا اس پر پورا نہیں اترتا اس وقت تک انہیں کسی سکول کا ہیڈ ماسٹر نہ بنایا جائے تاکہ اس کے پاس انتظامی عہدے کو سنبھالنے کی صلاحیت بھی موجود ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ایک اور request محکمہ تعلیم کے حوالے سے کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب گورنمنٹ نے تمام سرکاری سکولوں میں تعطیلات کردی ہیں لیکن بد قسمتی سے ہمارے پرائیویٹ سکولوں نے ابھی تک موسم کی اتنی شدت کے باوجود تعطیلات نہیں کیں اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ ان کو بھی پابند کیا جائے کہ جہاں وہ دیگر رولز اینڈ ریگولیشن میں پنجاب گورنمنٹ کے ماتحت آتے ہیں تو اس موسم کی شدت میں ان بچوں کو بھی سہولت ملے کہ وہ سکول نہ جائیں۔

جناب والا! میں آپ سے ذاتی طور پر ایک اور request کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ میں وزیر تعلیم سے گزارش کروں گا کہ یہ معزز رکن کی طرف سے تجاویز ہیں آپ اس کو consider کر لیں۔ چودھری صاحب! آپ یہ تجاویز لکھ کر منسٹر صاحب کو دے دیں۔
چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں لکھ کر بھی دے دیتا ہوں لیکن میں ایک اپیل آپ سے کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب Question Hour شروع ہوتا ہے تو ہمارے ٹریڈیٹری پنچنگ کے اراکین کا حق مجروح ہو رہا ہے کہ ہمارے اپوزیشن کے بھائی پوائنٹ آف آرڈر پراٹھ کر تقریریں شروع کر دیتے ہیں اس سے جو ٹائم کا ضیاع ہوتا ہے وہ بعد میں ہمارے Question Hour سے ختم کر دیا جاتا ہے اور ہمیں وہ ٹائم نہیں ملتا۔ ہمارے علاقے اور پنجاب کے مسائل ہوتے ہیں، کیونکہ ہم نے پورے پنجاب کے مسئلے یہاں پر discuss کر کے آگے لے کر چلنا ہوتا ہے اور پالیسیاں وضع کرنی ہوتی ہیں وہ مکمل نہیں ہو پاتیں اس لئے اپوزیشن کے ہاتھوں ہمیں یہ غمال نہیں بننا چاہئے بلکہ اس ہاؤس کو آگے لے کر چلیں۔ میری اپیل ہے کہ اگر انہیں تقریریں کرنے کا شوق ہے تو یہ Question Hour ختم کرنے کے بعد جب legislation ہوتی ہے تو پھر وہ اپنا شوق پورا کر لیا کریں۔

جناب محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، کلو صاحب!

جناب محمد وارث کلو: جناب سپیکر! سوال نمبر 5148 کے جز (الف) میں انہوں نے پاکپتن کی بات کی ہے میں منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال کروں گا کہ پورے پنجاب میں ہائی سکول ہیں اگر یہ یہاں data دے دیں کہ کتنے ہائی سکول ایسے ہیں جہاں ہیڈ ماسٹرز نہیں ہیں permanent ہیڈ ماسٹرز نہیں ہیں۔۔۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نوانی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب محمد وارث کلو: جناب سپیکر! نوانی صاحب نے خود مجھے کہا ہے کہ اٹھ کر بتائیں کہ پنجاب میں ہائی سکول خالی پڑے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: میں نے کب کہا ہے؟ جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ میں نے ان کو کہا ہے تو ان کو اپنی عقل بھی استعمال کرنی چاہئے اور اپنی سوچ بھی اس میں involve کرنی چاہئے کہ کسی کے کہنے پر جو کوئی کچھ کہے وہی کام کر دے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ میری گزارش ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری گورنمنٹ کا حصہ ہے اور رولز کے مطابق وہ نہ سوال کر سکتے ہیں اور نہ ہی ضمنی سوال کر سکتے ہیں۔ مجھے آپ سے رولنگ چاہئے کہ آیا پارلیمانی سیکرٹری ضمنی سوال کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ کا پوائنٹ valid ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری سوال کر سکتا ہے اور نہ ہی ضمنی سوال کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری جاوید احمد صاحب!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5149 ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر 5149، جواب پڑھا ہوا تصور کر لیں؟

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن، 2001 تا حال، محکمہ تعلیم میں بھرتی کی تفصیل

*5149: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ: یکم اگست 2001 سے آج تک جو ٹیچر / کلیریکل سٹاف ضلع پاکپتن میں بھرتی کئے گئے ہیں ان کے نام اور پتاجات کی فہرست فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم:

نمبر شمار	دفتر کا نام	2002	2003	2004	2005	2006	کل
		ٹیچر / کلرک	ٹیچر / کلرک	ٹیچر / کلرک	ٹیچر / کلرک		
1	ای ڈی او (ایجوکیشن)	36	-	-	-	-	36
2	ڈی ای او (سیکنڈری)	19	13	20	-	22	74
3	ڈی ای او (ایلیمنٹری مردانہ)	233	05	98	-	134	470
4	ڈی ای او (ایلیمنٹری زنانہ)	165	65	96	22	146	494
	ٹوٹل	453	83	214	22	302	1074

نوٹ:

- 1- 2002 میں کل 452 ٹیچر بھرتی کئے گئے جن میں سے 449 ٹیچر نے حاضری دی 3 اسامیاں ٹیچر کے حاضرنہ ہونے کی وجہ سے خالی رہ گئیں۔
- 2- 2003 میں کل 172 اسامیوں پر بھرتی کی گئی اور تمام کے تمام حاضر ہوئے۔
- 3- 2004 میں کل 214 اسامیوں پر بھرتی کی گئی اور تمام کے تمام حاضر ہوئے۔
- 4- 2005 میں 22 اسامیوں پر بھرتی کی گئی اور تمام کے تمام حاضر ہوئے۔
- 5- 2006 میں 302 اسامیوں پر بھرتی کی گئی اور تمام کے تمام حاضر ہوئے۔
- 6- تمام اسامیوں پر بھرتی گورنمنٹ آف پنجاب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی ریکروٹمنٹ پالیسی کے تحت کنٹریکٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال؟

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): میں اس سلسلے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ میں نے 2004 میں

سوال کیا تھا۔ اس کے بعد بھی بہت سی بھرتیاں ہوئی ہیں۔ یہ میرٹ کس حساب سے رکھا گیا تھا؟ جن کا ذکر اس سوال کے جواب میں کیا گیا ہے ان کا میرٹ کیا تھا؟
جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! میں فاضل رکن کی information کے لئے ایک چھوٹا سا یہ تین لائنوں کا بند ہے پڑھ دیتا ہوں، شاید اس سے یہ سوال clear ہو جائے۔

2002 میں کل 452 ٹیچرز بھرتی کئے گئے جن میں سے 450 ٹیچروں نے حاضری دی اور تین اسامیاں ٹیچر حاضر نہ ہونے کی وجہ سے خالی رہ گئیں۔

2003 میں کل 172 اسامیوں پر بھرتی کی گئی اور تمام کے تمام حاضر ہوئے۔

2004 میں کل 214 اسامیوں پر بھرتی کی گئی اور تمام کے تمام حاضر ہوئے۔

2005 میں 122 اسامیوں پر بھرتی کی گئی اور تمام کے تمام حاضر ہوئے۔

2006 میں 302 اسامیوں پر بھرتی کی گئی اور تمام کے تمام حاضر ہوئے۔

تمام اسامیوں پر بھرتی گورنمنٹ آف پنجاب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی ریکورڈمنٹ پالیسی کے تحت کنٹریکٹ کی بنیاد پر کی گئی۔

جناب سپیکر: ان کا سوال یہ تھا کہ جس میرٹ پالیسی کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ میرٹ پالیسی کیا ہے؟ کوئی کمیٹی بنی ہے، اس میں کون لوگ ہیں اور آپ یہی پوچھنا چاہ رہے تھے؟

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ اس کا ایک جز ہے۔ دوسرا کمیٹی کی سلیکشن کون کرتا ہے، کس طرح سے ہوتی ہے، ضلع ناظم کرتا ہے، ای ڈی او کرتا ہے یا ڈی سی او کرتا ہے؟

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! چونکہ یہ devolved sector ہے۔ اس میں دو categories کی appointments ہوتی ہیں۔ ایک تو آپ کو بھی پتا ہے کہ جو کنٹریکٹ ٹیچرز ہیں، ان کو ضلعی ناظم head کرتے ہیں، ڈی سی او ان کا نمائندہ ہے، ای ڈی او ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہے اور ایک پرائونٹل گورنمنٹ سے جس وقت بندہ نیچے جاتا ہے جو کہ میرٹ پر کنٹریکٹ کی بھرتی کرتا ہے۔ جہاں تک کنٹریکٹ کے علاوہ ہیڈ کلرک، جو نیئر کلرک اور فور گریڈ کی منسٹیریل والا ہے اس کو ای ڈی او head کرتا ہے۔ اس کا ہم نے criteria بنایا ہوا ہے کہ اگر کوئی ایف اے پاس ہے تو اس کو کلرک لگایا جائے گا۔ میٹرک پاس ہے

تو اس کو ڈرائیور، مالی، نائب قاصد وغیرہ لگایا جائے گا۔ یہ پورا criteria lay down ہے۔ ساری بھرتیاں criteria base پر کی گئی ہیں اور میرٹ کو observe کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو میرٹ ہمارے بھائی نے بتایا ہے، ٹھیک ہے کہ انہوں نے یہ ایک طریق کار بتا دیا کہ کس طرح سے ہم بھرتی کرتے ہیں کہ یہ ماں سے نمائندہ جاتا ہے، وہاں کے نمائندے ہوتے ہیں لیکن یہ ان کو discretionary powers دے دی گئی ہیں کہ وہ جہاں چاہیں اس کو تعینات کریں، اس نمبرنگ کے حساب سے کہ جس میں اس کے میرٹ کے حساب سے جو لسٹ بنتی ہے وہ اگر گھر کے قریب تعینات ہونا چاہتا ہے تو اس کو نہیں ملتا۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کو مزید most transparent بنانے کے لئے یہ کوئی طریق کار وضع کریں کہ آئندہ سے نیچے devolved department میں کوئی آفیسر، کوئی نمائندہ اپنی من مرضی نہ کر سکے۔ کسی کے حق کا غلط استعمال نہ ہو، کسی کی حق تلفی نہ ہو سکے۔ میری محکمہ تعلیم سے یہ گزارش ہے کہ کوئی ایسی پالیسی وضع کریں کہ اب بھی آئندہ آنے والی بھرتیوں میں کسی نیچے یا کسی بچی کی تعیناتی میں نہ تو حق مارا جائے بلکہ اس کو اس کے گھر کے پاس ہی تعینات کیا جائے تاکہ وہ ریگولر سروس کر سکے۔

دوسری اس میں میری یہ بھی گزارش ہے کہ کنٹریکٹ ملازمین کے لئے جتنی اس کی تنخواہ مقرر ہے اس میں یہ شرط بھی شامل ہے کہ اس کی تنخواہ مزید نہیں بڑھے گی مہنگائی چاہے جتنی ہی بڑھتی رہے جبکہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب تو بڑے رحم دل ہیں اور شفقت کرتے ہیں۔ انہوں نے تمام ملازمین کی تنخواہیں پچھلے چار سالوں میں بھی بڑھائی ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ کنٹریکٹ ملازمین کے لئے بھی کوئی اس طرح کا خصوصی الاؤنس محکمہ تعلیم سفارش کرے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ یہ تو میرا خیال ہے کہ میرٹ پالیسی میں شامل ہے کہ مقامی بچہ پانچگی جو ہے اس کو پانچ نمبر یا دس نمبر اضافی دیئے جاتے ہیں۔ اگلا سوال جناب ارشد محمود بگو صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، سوال disposed of ہو۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!۔۔۔ وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں، سوال disposed of ہو۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، سوال disposed of ہو۔ اگلا سوال چودھری خالد محمود چوہان صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے،

سوال disposed of ہوا۔ اگلا سوال بھی چودھری خالد محمود چوہان صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے،
 سوال disposed of ہوا۔ اگلا سوال ملک محمد افضل کھوکھر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے،
 سوال disposed of ہوا۔ اگلا سوال ملک محمد افضل کھوکھر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، سوال
 disposed of ہوا۔ اگلا سوال ملک اصغر علی قیصر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، سوال disposed of
 of ہوا۔ اگلا سوال ملک اصغر علی قیصر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، سوال disposed of ہوا۔ اگلا سوال
 ملک محمد اقبال چتر صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، سوال disposed of ہوا۔ اگلا سوال انجینئر جاوید اکبر
 ڈھلوں صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، سوال disposed of ہوا۔ اگلا سوال انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں
 صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، سوال disposed of ہوا۔ اگلا سوال شیخ عزیز اسلم صاحب!۔۔۔ تشریف
 نہیں رکھتے، سوال disposed of ہوا۔ اگلا سوال شیخ عزیز اسلم صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے،
 سوال disposed of ہوا۔ اگلا سوال چودھری فیصل فاروق چیمہ صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے،
 سوال disposed of ہوا۔ اگلا سوال محمد ارشد راں صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے،
 سوال disposed of ہوا۔

سید مجاہد علی شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ: جناب سپیکر! چونکہ آج ایجوکیشن کے حوالے سے بات ہو رہی ہے اس لئے میں آپ کی
 وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ہمارے پرائیویٹ سکولز ہیں ان کے متعلق کوئی ضابطہ
 اخلاق یا کوئی ایسا سلسلہ جو ان کے کنٹرول میں ہو وہ ہے؟ یا پھر ان کو کھلی چھٹی ہے کہ جو اپنی مرضی آئے وہ
 قانون بنائیں اور جس طریقے سے مرضی ان کو چلائیں۔ اس حوالے سے پہلے بھی کئی مرتبہ بات ہوئی ہے تو میں
 صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ پرائیویٹ سکول بھی ان کے کنٹرول میں آتے ہیں یا وہ آزاد ہیں یا پنجاب
 حکومت کے کنٹرول میں نہیں آتے؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! آپ ہی کے حکم کے مطابق، یہاں پر ہاؤس کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جس میں تمام
 پارٹیوں کی نمائندگی ہے۔ وہ کمیٹی regularly meet کرتی ہے اور قانون سازی کے

لئے deliberations ہو رہی ہیں لیکن ان کو ایک problem یہ آیا کہ پرائیویٹ سیکٹر کا جو ڈیٹا تھا وہ میا نہیں تھا کہ کتنے پرائیویٹ سیکٹر میں سکول ہیں، کون سی category کے ہیں، انگریزی میڈیم کے کون سے ہیں؟ اردو میڈیم کے کون سے ہیں اور ٹیچر کی کتنی تنخواہ ہے؟ اب چونکہ ملک احمد صاحب اس کمیٹی کو convene کر رہے ہیں امید تو یہ کی جاتی ہے کہ جب ان کی سفارشات ہمیں پہنچ جائیں گی تو ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ ہم اس کی ایک regulatory authority، ایسا ایک لاء بنادیں جس سے شاہ صاحب نے جو باتیں کی ہیں وہ ساری کنٹرول ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شاہ صاحب! کافی detail کے ساتھ جواب آگیا ہے۔

سید مجاہد علی شاہ: جناب سپیکر! ایک چیز کا یہ ضرور نوٹس لیں کہ یہ سکول جب شروع ہوتے ہیں تو اس وقت یہ ایک ماہ کی فیس لیتے ہیں، اس کے بعد انھوں نے شروع کر دیا کہ دو ماہ کی ایڈوانس فیس دیں۔ پھر نوٹس آگیا کہ تین ماہ کی فیس ایڈوانس دیں۔ اب چار ماہ کی ایڈوانس فیس پر سکول چلنا شروع ہو گئے ہیں۔ اس سے یہ ہوتا ہے کہ وہ فیس لے کر بینک میں جمع کر دیتے ہیں اور اس کے interest سے سکول چلاتے ہیں۔ یہ ایک انڈسٹری بن گئی ہے۔ اس حوالے سے مہربانی کر کے نوٹس لیں۔ لوگ اپنے بچوں کو اس طرح سے سکولوں میں نہیں پڑھا سکتے ہیں۔

صاحبزادہ مزمل الرشید عباسی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔

صاحبزادہ مزمل الرشید عباسی: جناب سپیکر! یہ بات بالکل درست ہے۔ جیسے شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارا بالکل ہی کنٹرول نہیں ہے جو پرائیویٹ سیکٹر پر ایجوکیشن دے رہے ہیں۔ ان لوگوں نے مکمل طور پر اس ایجوکیشن کو ایک بزنس بنایا ہوا ہے اور شاہ صاحب کی یہ بات بالکل بجائے کہ وہ اب طالب علموں کے والدین سے ایڈوانس فیسیں لے کر ہی اپنے ان اداروں کو چلا رہے ہیں، نہ ہی ان کا کوئی criteria ہے، کوئی سا بھی ایک گھر کرائے پر لے لیتے ہیں اور اس پر ایک سکول یا کالج کھول لیا جاتا ہے۔ اس طرح سے ہماری حکومت کا ان پر کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں ہے کہ وہ اپنے dues کس حساب سے raise کرتے ہیں۔ ہر چھ ماہ کے بعد ان کے dues raise ہوتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ اس طرح سے ہمارا یہ ایجوکیشن سسٹم مکمل طور پر کمرشلائز ہو گیا ہے۔ خدارا! اس پر ہماری گورنمنٹ کو ضرور چیک اینڈ بیلنس رکھنا چاہئے۔ اس پر ہماری گورنمنٹ کی کوئی

ایسی proposals ہیں تو ضرور لائیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ منسٹر صاحب نے سن لیا ہے وہ ضرور اس کا نوٹس لیں گے۔
وزیر تعلیم: جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔
جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ایف اے کی سطح پر موسیقی کی جگہ نئے مضامین کا اجراء

*2415: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2003 میں لاہور بورڈ کے ایف اے کے امتحان میں موسیقی کے مضمون میں صرف سات طلباء و طالبات شریک ہوئے گزشتہ تین سالوں میں ہر سال لاہور بورڈ کے ایف اے کے امتحان میں اس مضمون میں کتنے طلبہ و طالبات شریک ہوئے؟
- (ب) موسیقی کے کتنے اساتذہ کرام مختلف کالجوں میں تعینات کئے گئے ہیں، تو کہاں کہاں اور اگر کہیں تعینات نہیں کئے گئے تو اس کی کیا وجہ ہے؟
- (ج) کیا ایسا مضمون جسے طلباء کی اتنی کم تعداد پڑھنے کے لئے منتخب کرتی ہو، اس کا بطور مضمون رکھنا کیوں ضروری ہے، کیا اس کی جگہ جدید دور کے نئے مضامین شروع نہیں کئے جاسکتے؟
- وزیر تعلیم:

- (الف) امسال (2003) انٹرمیڈیٹ پارٹ II & I کے سالانہ امتحان میں موسیقی کا کوئی بھی امیدوار شریک نہیں ہوا گزشتہ تین سالوں کے دوران صرف سال 2002 کے انٹرمیڈیٹ پارٹ ون امتحان میں ایک امیدوار نے موسیقی کا مضمون منتخب کیا اور امتحان میں شریک ہوا۔
- (ب) پنجاب کے کسی کالج میں ماسوائے ہوم سائنس کالج لاہور جس کا پنجاب یونیورسٹی سے الحاق ہے، موسیقی کے اساتذہ تعینات نہ ہیں اس لئے کہ کسی کالج میں موسیقی کی منظور شدہ اسامی نہ ہے۔

(ج) کسی بھی مضمون کے اجراء کے سلسلے میں Curriculum Wing, Ministry of Education, Islamabad ہدایات جاری کرتا ہے، تاہم یہ طلباء / طالبات پر منحصر ہے کہ وہ کون کون سے مضامین لیتے ہیں، جہاں تک دور جدید کے مضامین کا تعلق ہے وہ بھی کالجز میں متعارف کروائے جاتے ہیں۔

محکمہ تعلیم میں PPSC کے ذریعے بھرتی ہونے والے اساتذہ کی تفصیلات

*2583: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسٹنٹ پروفیسرز اور لیکچرارز کی بھرتی حکومت نے پہلی مرتبہ 2002 میں Contract Basis پر بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی؟

(ب) مذکورہ اسامیوں کے لئے کتنے امیدواروں نے 1998، 1999 اور 2000 میں apply کیا؟

(ج) کیا حکومت Contract Basis پر بھرتی ہونے والے امیدواروں کو Service Security کی ضمانت دے سکتی ہے اور کیسے یا متذکرہ اسامیوں کو آئندہ Contract کی بجائے Regular Basis پر پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے محکمہ تعلیم میں ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسٹنٹ پروفیسرز اور لیکچرارز کی بھرتی پہلی مرتبہ 2001 تا 2002 میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی۔

(ب) مذکورہ اسامیوں کے لئے 1998، 1999 اور 2000 میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر کسی امیدوار نے درخواست جمع نہ کروائی ہے اور نہ ہی کمیشن نے کسی کی تقرری کی ہے، تاہم ریگولر بنیاد پر درخواست دہندہ امیدواران کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1998	1999	2000	
513			ایسوسی ایٹ پروفیسر
2883			اسٹنٹ پروفیسر
25675			لیکچرارز

(ج) کنٹریکٹ اساتذہ کی اعلیٰ کارکردگی پر ان کے کنٹریکٹ کی مدت میں توسیع کی جاسکتی ہے، خراب کارکردگی پر ان کی سروس سکیورٹی کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے

والے امیدواران کو مقررہ مدت (پانچ سال) کے لئے طے شدہ شرائط پر بھرتی کیا گیا ہے جن کو وہ تحریری طور پر تسلیم کر چکے ہیں۔ پنجاب سول سرونٹ ایکٹ 1974 کے سیکشن 2(i)(b)(ii) کے تحت کنٹریکٹ پر بھرتی کئے جانے والے ملازمین، سرکاری ملازمین یعنی سول سرونٹ کے زمرے میں نہیں آتے۔ مستقل ان ملازمین کو کیا جاتا ہے جن کی تقرری ابتدائی طور پر عارضی بنیادوں پر کی گئی ہو چونکہ کنٹریکٹ ملازمت قانون کے تحت مستقل نہیں ہو سکتی لہذا کنٹریکٹ اساتذہ کو مستقل کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

گورنمنٹ گل بہارڈل سکول والٹن روڈ لاہور کینٹ میں فرنیچر کی فراہمی

*3315: محترمہ شمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) گورنمنٹ گل بہارڈل سکول والٹن روڈ کینٹ لاہور میں طلباء کی تعداد کیا ہے؟
 (ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول میں بچوں کے بیٹھنے کے لئے کوئی فرنیچر نہ ہے جبکہ حکومتی پالیسی کے مطابق ہر سکول میں فرنیچر مہیا کرنا ضروری ہے؟
 (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں فرنیچر مہیا کرنے کے لئے حکومت نے گرانٹ منظور کی ہے؟
 (د) اگر جز (ب تا ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ سکول کے بچوں کے لئے فرنیچر مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

- (الف) گورنمنٹ گل بہارڈل سکول والٹن روڈ لاہور کینٹ سکول میں طلباء کی تعداد 357 ہے۔
 (ب) درست نہ ہے۔ طلباء کے لئے فرنیچر موجود ہے تاہم فرنیچر کی کمی عدم دستیاب سہولتوں (Missing Facilities) کے ضمن میں ترقیاتی بنیادوں پر پوری کی جا رہی ہے۔
 (ج) عدم دستیاب سہولتوں (Missing Facilities) کے ضمن میں حکومت ترقیاتی بنیادوں پر سہولیات فراہم کر رہی ہے۔
 (د) درج بالا جوابات کی روشنی میں جز (د) کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

گورنمنٹ گل بہار مڈل سکول والٹن روڈ لاہور کینٹ کی مرمت

*3316: محترمہ شمیمہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گل بہار مڈل سکول والٹن روڈ کینٹ لاہور کی بالائی منزل سکول ہذا کے عملہ، ہیڈ ماسٹر اور معرین علاقہ کے تعاون سے اپنی مدد آپ کے تحت بنائی گئی تھی اب مرمت طلب ہے؟

(ب) مذکورہ سکول کی آخری بار مرمت کب اور کتنے فنڈز سے ہوئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکولوں کی مرمت کے لئے حکومت سالانہ فنڈ مختص کرتی ہے، کیا مذکورہ سکول کے لئے بھی کوئی فنڈ مختص کیا گیا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کی مرمت کروانے کو تیار ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ مڈل سکول گل بہار کالونی والٹن روڈ لاہور کینٹ کی عمارت کی بالائی منزل کی تعمیر جو کہ چار کمروں (سائز 31x15) پر مشتمل ہے کی تعمیر کا آغاز 1995 میں اپنی مدد آپ کے تحت کیا گیا، ان کمروں کے فرش، پلستر، دروازے، کھڑکیاں اور الیکٹرک وائرنگ کا کام تاحال باقی ہے۔

(ب) مذکورہ سکول کے نچلے حصے کی مرمت 2001 میں سکول مینجمنٹ کمیٹی فنڈز سے مبلغ 17,109 روپے سے کی گئی۔

(ج) یہ درست ہے کہ سکولوں کی مرمت کے لئے حکومت سالانہ فنڈز مختص کرتی ہے لیکن مذکورہ سکول کے لئے اس سال فنڈز مختص نہیں کئے گئے۔

(د) مرحلہ وار پروگرام کے تحت اس سکول کی مرمت کے لئے بھی فنڈز فراہم کرنے کے اقدامات کئے جائیں گے۔

گورنمنٹ جوئیئر گریڈ سکول مجاہد آباد کالونی لاہور میں ٹیچرز اور فرنیچر کی کمی

*3440(A): حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا گورنمنٹ جوئیگز گریڈ سکول نمبر 2 المعروف لال سکول مجاہد آباد کالونی لاہور میں ٹیچرز کی تعداد پوری ہے، اگر کم ہے تو کب تک پوری کر دی جائے گی؟
- (ب) کیا ہر کلاس میں زیر تعلیم بچوں کے لئے فرنیچر پورا ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت اس سکول کو مزید فرنیچر مہیا کرنے کو تیار ہے، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر تعلیم:

(الف) سی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گریڈ سکول نمبر 2 المعروف لال سکول مجاہد آباد کالونی لاہور میں اس وقت ٹیچرز کی منظور شدہ تعداد 8 اور تعداد طالبات 437 ہے تاہم طالبات کی تعداد کے پیش نظر اساتذہ کی کمی سی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے بھرتی کے بعد پوری کر دی جائے گی۔ تفصیل منظور شدہ اساتذہ اور خالی اساتذہ کی تعداد درج ذیل ہے۔

نام اساتذہ	گریڈ	تعداد اساتذہ منظور شدہ	کیفیت
SST	16	1	پُر ہے
SV	09	1	پُر ہے
PTC	07	5	پُر ہے
CT	09	1	پُر ہے

کلاس وار تعداد طالبات درج ذیل ہیں۔

پہلے	57	اول	67
دوئم	54	سوئم	57
چارم	46	پنجم	41
ششم	47	ہفتم	38 اور ہشتم-30

- (ب) سکول ہذا میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد کے مطابق فرنیچر کی کمی کو وسائل کی دستیابی کی صورت میں پورا کر دیا جائے گا۔

ضلع شیخوپورہ۔ اساتذہ کو تنخواہوں کی ادائیگی میں تاخیر

اور حکومتی اقدامات

*3541: محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں اساتذہ کی تنخواہوں کے سلسلے میں بہت دشواری ہے؟
 (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تنخواہ اکثر ہر ماہ کے دوسرے یا تیسرے ہفتے ادا کی جاتی ہے؟
 (ج) کیا حکومت تنخواہوں کی ادائیگی کے طریقے کو آسان بنانے اور تنخواہ کی بروقت ادائیگی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم:

- (الف) یہ درست نہ ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں اساتذہ کو تنخواہوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں بہت دشواری ہے، تاہم ضلع کے دور دراز کے علاقوں میں قائم سکولوں کی تنخواہیں مختلف بنکوں کے ذریعے منتقل ہونے کے باعث چند ایام کی تاخیر سے تنخواہیں ادا ہو جاتی ہیں۔
 (ب) جز (الف) کے جواب میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔
 (ج) اس وقت ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس شیخوپورہ میں تنخواہوں کی ادائیگی کا نظام کمپیوٹرائزڈ نہ ہے، مزید برآں تنخواہوں کی ادائیگی میں مختلف بنکوں کے involve ہونے کے باعث بھی تاخیر ہوتی ہے۔

ضلع شیخوپورہ۔ انگلش ٹیچرز کو SST کے برابر سکیل کی عطا کیگی

*3688: محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے مراسلہ نمبر 7702 مورخہ 3- مئی 2003 انگلش ٹیچرز کو SST کے برابر سکیل دینے کا فیصلہ صادر فرمایا تھا؟
 (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چند اضلاع میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کے مطابق عملدرآمد کر دیا گیا ہے؟
 (ج) اگر جز (الف) (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع شیخوپورہ کی انگلش ٹیچرز کو بھی SST کے برابر سکیل دینے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

- (الف) مراسلہ نمبری (2) Admn-1/7702 مورخہ 03-05-03 دفتر ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن (سیکنڈری) کا تحریر کردہ ہے جس میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکامات کے تحت ایلیمینٹری انگلش ٹیچرز کو استحقاق کے مطابق بطور SST ترقی دینے کے لئے اہل قرار دیا گیا تھا، اس مراسلہ کے ذریعے محکمہ تعلیم کے ضلعی دفاتر کو برائے عملدرآمد مطلع کیا گیا ہے۔

- (ب) درست ہے۔
- (ج) سپریم کورٹ آف پاکستان کے احکامات کی روشنی میں ضلع شیخوپورہ کی 305 ایلیمنٹری انگلش ٹیچرز کی منظور شدہ پوسٹوں میں سے 123 کوریگولر کر دیا گیا ہے اور 53 کے ورکنگ پیپرز تیار ہیں، جبکہ 38 کی انکوائری زیر التواء ہے اور 91 پوسٹیں خالی ہیں۔

لاہور شہر میں ضم کردہ سکولوں کی تفصیل اور مسائل

*4269: محترمہ فرح اقبال خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) یکم جنوری 2001 سے آج تک لاہور شہر کے کتنے سکولوں کو نزدیکی ہائی سکولوں میں ضم کیا گیا، ان سکولوں کے نام اور جن ہائی سکولوں میں ضم کیا گیا ان کے ناموں کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟
- (ب) کتنے ضم کردہ سکولوں کو دوبارہ پہلے والی پوزیشن پر بحال کر دیا گیا، ان سکولوں کے نام کیا ہیں؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ادبستان نورین پرائمری سکول لاہور کینٹ کو گورنمنٹ گلبرگ ہائی سکول لاہور کینٹ میں ضم کیا گیا ہے مگر گورنمنٹ ادبستان نورین P/S لاہور کینٹ میں لیڈی سٹاف ہے جبکہ گورنمنٹ گلبرگ ہائی سکول لاہور کینٹ میں سٹاف مردانہ ہے جس کی وجہ سے گورنمنٹ ادبستان نورین P/S لاہور کینٹ میں والدین نے اپنی بچیاں دیگر سکولوں میں داخل کروانا شروع کر دی ہیں؟
- (د) کیا حکومت گورنمنٹ ادبستان نورین P/S لاہور کینٹ کو دوبارہ سابق انتظامیہ کے حوالے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

- (الف) یکم جنوری 2001 سے آج تک 32 سکولوں کو نزدیکی ہائی سکولوں میں ضم کیا گیا ہے، ان سکولوں کے نام اور جن ہائی سکولوں میں انہیں ضم کیا گیا ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ان میں سے کسی بھی ضم کردہ سکول کو پہلے والی پوزیشن پر بحال نہیں کیا گیا۔
- (ج) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ادبستان نورین پرائمری سکول لاہور کینٹ جسے 13-05-01 کو گورنمنٹ گلبرگ ہائی سکول لاہور کینٹ میں ضم کیا گیا کا تمام سٹاف خواتین پر مشتمل ہے جبکہ گورنمنٹ گلبرگ ہائی سکول، لاہور کینٹ کا تمام سٹاف مردانہ ہے لیکن چونکہ گورنمنٹ ادبستان

نورین پرائمری سکول علیحدہ باپردہ عمارت میں چل رہا ہے لہذا یہ درست نہ ہے کہ اس سکول کی طالبات کے والدین نے انہیں دوسرے سکولوں میں داخل کرانا شروع کر دیا ہے۔

(د) جز (ب) کے جواب میں پیش کی گئی وضاحت کی روشنی میں گورنمنٹ ادبستان نورین P/S کو سابق حالت میں لانے کی کوئی تجویزیر غور نہ ہے۔

گوجرانوالہ شہر، بوائزہائی سکولوں اور سٹاف کی تفصیل

*4633: لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں اس وقت کتنے گورنمنٹ بوائزہائی سکول ہیں ان کی مکمل تعداد مع سٹاف بیان کی جائے؟

(ب) کیا ان سکولوں میں عملے کی تعداد پوری ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت سکولوں میں سٹاف کی کمی دور کرنے کے لئے تیار ہے۔ تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) گوجرانوالہ شہر میں اس وقت 18 بوائزہائی سکول کام کر رہے ہیں، ان کے نام اور تعینات سٹاف کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:-

No.	Name of School	Working Posts	Vacant Posts
1.	Govt. A.D.Model H/S, GRW.	52	-
2.	Govt. A.M.Is: H/S No.1, GRW.	28	05
3.	Govt. A.N.Is: H/S No.2, GRW	30	01
4.	Govt. Mahboob Alam Isl: H/S	25	01
5.	Govt: Jinnah Memorial H/S, GRW	22	-
6.	Govt: P.B.Model H/S, GRW.	52	-
7.	Govt: Hamid Ali Mem: H/S, GRW	08	-
8.	Govt: F.C. Isl: H/S, GRW	14	01
9.	Govt. M.S. Isl: H/S, GRW	27	04
10.	Govt. F.D.Is: H/S, GRW	10	-
11.	Govt. Iqbal H/S, GRW	19	-
12.	Govt. M.T. H/S, GRW	33	01
13.	Govt. H/S, Dhulley, GRW	53	04
14.	Govt. Public H/S, GRW	13	02
15.	Govt: Millat H/S, GRW	25	02
16.	Govt. H/S, Khiali, GRW	58	-
17.	Govt T.N.Muslim H/S, GRW	27	01
18.	Govt. Comprehensive School, GRW	61	-

(ب) ان سکولوں میں 1557 اساتذہ تعینات ہیں جبکہ اساتذہ کی 22 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) بھرتی اور تبادلہ جات پر عائد پابندی کے خاتمہ پر ان سکولوں میں سٹاف کی کمی کو دور کرنے کے اقدامات کئے جاسکیں گے۔

صوبہ میں قائم سیکنڈری بورڈز، چیئرمین، سیکرٹریز

اور دیگر متعلقہ تفصیل

*4786: لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ میں قائم سیکنڈری ایجوکیشن بورڈز کے نام اور یہ کب سے کام کر رہے ہیں؟
- (ب) ان بورڈز کے چیئرمین اور سیکرٹریز کی اسمیاں کس کس گریڈ کی منظور شدہ ہیں اور ان کے لئے کیا تعلیمی قابلیت اور تجربہ ہونا ضروری ہے؟
- (ج) ان اسمیوں پر تعینات موجودہ افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) ان میں سے کتنے ملازمین کا گریڈ اور تجربہ ان اسمیوں کے معیار سے کم ہے اور ان کو تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ه) کیا حکومت عرصہ تین سال سے زائد ان اسمیوں پر تعینات افراد کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

- (الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، بہاولپور، اکتوبر 1977 میں قائم ہوا۔
- بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، ڈی جی خان اکتوبر 1989 میں قائم ہوا۔
- بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، فیصل آباد اکتوبر 1988 میں قائم ہوا۔
- بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، راولپنڈی اکتوبر 1977 میں قائم ہوا۔
- بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، سرگودھا اکتوبر 1986 میں قائم ہوا۔
- بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، ملتان اکتوبر 1968 میں قائم ہوا۔
- بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، گوجرانوالہ اکتوبر 1986 میں قائم ہوا۔
- بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، لاہور اکتوبر 1954 میں قائم ہوا۔

(ب) پنجاب بورڈز آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے چیئرمین صاحبان کی اسمی گریڈ 20 اور سیکرٹری صاحبان کی اسمی گریڈ 18/19 کی ہیں ان کی تعلیمی قابلیت کے ساتھ انتظامی امور کے تجربہ کو ترجیح دی جاتی ہے۔

(ج) چیئرمین

بورڈ	نام	گریڈ	تعلیمی قابلیت	تجربہ
بہاولپور	مسز بلقیس اکرم	20	ایم اے فارسی	36 سال
ڈی جی خان	زاہد حسین خان	19	ایم ایس سی، ایم ایڈ	28 سال
فیصل آباد	ڈاکٹر حفیظ الرحمن طاہر	20	پی ایچ ڈی	30 سال
راولپنڈی	عزیز احمد ہاشمی	20	پی ایچ ڈی	32 سال
سرگودھا	محمد افضل ربانی	20	پی ایچ ڈی	21 سال
ملتان	رحمت اللہ خان سوری	20	ماسٹر ڈگری ایم ایڈ	37 سال
گوجرانوالہ	محمد اسلم غوری	20	پی ایچ ڈی	35 سال
لاہور	ڈاکٹر ذکریا بیٹ	20	پی ایچ ڈی	سال
سیکرٹریز				
بہاولپور	وحید اختر	18	ایم اے بائنی	25 سال
ڈی جی خان	شاہد پرویز	18	ایم ایس سی بائنی	28 سال
فیصل آباد	سید ریاض حسین	19	پی ایچ ڈی	30 سال
راولپنڈی	ہمایوں اقبال	18	ایم ایس سی بائنی	22 سال
سرگودھا	ملک ظفر اقبال	18	ایم اے کمپیوٹر سائنس	21 سال
ملتان	محمد اصغر علی	18	ایم ایس سی اسٹیٹسٹکس	37 سال
گوجرانوالہ	چودھری محمد انور	18	ایم اے آکنکس	35 سال
لاہور	حاجی محمد ڈوگر	18	ایم اے اسلامیات	20 سال

(د) تمام بورڈز میں چیئرمین / سیکرٹری صاحبان اسمیوں کے مطلوبہ گریڈ، تعلیمی قابلیت اور انتظامی امور کے تجربہ کے مطابق تعینات ہیں۔ تاہم بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ڈیرہ غازی خان کے چیئرمین گریڈ 19 کے ہیں ان کو حکومت نے ان کے بہتر انتظامی تجربہ کی بناء پر تعینات کیا تھا۔

(ہ) چیئرمین صاحبان اور سیکرٹری صاحبان کو حکومت تین سال کے لئے ڈپوٹیشن پر تعینات کرتی ہے۔ ڈپوٹیشن پالیسی کے مطابق افسران تین سال کے بعد خود بخود محکمہ تعلیم کو واپس رپورٹ کرنے کے پابند ہوتے ہیں، تاہم محکمہ خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب ڈپوٹیشن کے عرصہ میں بالترتیب ایک سال اور دو سال کے اضافہ کا اختیار رکھتے ہیں۔

بہاؤ الدین ذکریا یونیورسٹی ملتان، 2002 تا حال، بھرتی کی تفصیل

*4989: ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک بہاؤ الدین ذکریا یونیورسٹی ملتان میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟
- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟
- (ہ) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک بہاؤ الدین ذکریا یونیورسٹی ملتان میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور پتاجات کی تفصیل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) میرٹ پر بھرتی کئے جانے والے افراد کی لسٹ اور میرٹ کا طریق کار کی تفصیل منسلکہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ، اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل منسلکہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (د) جس بھرتی کے لئے باقاعدہ اخبارات میں تشیر کے لئے اشتہار دیا گیا ہے اس کی کٹنگ منسلک (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) یونیورسٹی ہڈانے کسی بھی فرد کو بھرتی کرنے کے لئے کسی قسم کی نرمی نہ دی ہے اور تمام تقرریاں یونیورسٹی رولز کے مطابق کی گئی ہیں۔

راولپنڈی، 04-2003، پابندی کے باوجود اساتذہ کے تبادلوں کی وجوہات

*5041: جناب محمد وقاص: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) وزیر اعلیٰ کے ٹرانسفر پر پابندی کے واضح احکامات کے باوجود 2003 تا 2004 ضلع راولپنڈی کے کتنے اساتذہ کو ٹرانسفر کیا گیا؟
- (ب) مذکورہ اساتذہ کے نام، ٹرانسفر سے پہلے کا مقام اور بعد کی جگہ کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں؟
- (ج) ٹرانسفر کی عمومی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر تعلیم:

- (الف) ضلع راولپنڈی میں سال 2003 تا 2004 تبادلہ جات پر پابندی کے دوران وزیر اعلیٰ کے احکامات کے تحت 41 اساتذہ کا تبادلہ کیا گیا۔
- (ب) مذکورہ اساتذہ کے نام، ٹرانسفر سے پہلے کا مقام اور بعد کی جگہ کے بارے میں معلومات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
- (ج) تبادلہ جات وزیر اعلیٰ کے ڈائریکٹو کے تحت انتظامی امور یا طبی بنیاد کی وجوہات پر ہوئے۔

راولپنڈی، EST/SV، اساتذہ کی ترقی میں تاخیر کا جواز

*5042: جناب محمد وقاص: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ تعلیم کے سکولوں میں EST/SV پوسٹوں پر ترقی کا کیا طریق کار ہے؟
- (ب) ضلع راولپنڈی میں گزشتہ دو سال سے ان پوسٹوں پر اساتذہ کی ترقی کیوں نہیں ہوئی جبکہ دیگر اضلاع میں ہو چکی ہے رکاوٹ کیا رہی ہے؟

(ج) ضلع راولپنڈی میں مذکورہ پروموشنز کا کب تک ارادہ ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) محکمہ تعلیم میں PTC سے SV/EST کی اسامیوں پر ترقی نہیں دی جاتی بلکہ یہ اسامیاں بذریعہ 50 فیصد ان سروس کوٹا برائے تقرری کے ذریعہ مطلوبہ تعلیمی قابلیت ایف اے، سی ٹی، بی اے۔ بی ایڈ، کی بنیاد پر ان سروس اساتذہ کی تقرری کر کے پر کی جاتی ہیں۔

(ب) ان سروس کوٹا میں اسامیاں پیدا ہونے پر ان سروس اساتذہ کے ذریعے پر کی جاتی ہیں، ضلع راولپنڈی میں ان سالوں میں ان سروس کوٹا کے ذریعے درج ذیل اسامیاں پر کی گئی ہیں۔

سال	ای ایس ٹی		ایس وی		میران		کل میران
	مردانہ	زنانہ	مردانہ	زنانہ	مردانہ	زنانہ	
2004	--	--	--	--	--	--	--
2005	3	3	3	--	8	8	11
2006	--	--	--	29	29	--	29
میران	3	3	3	29	37	8	40

(ج) جز (ب) میں جواب دے دیا گیا ہے۔

انگلش میڈیم سرکاری سکولوں میں وصول کئے جانے والے

فنڈز کی وصولی اور اخراجات کی تفصیل

*5069: رانا آفتاب احمد خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پنجاب کے سرکاری سکولوں میں انگلش میڈیم کلاس کے بچوں سے کسی قسم کی کوئی فیس وصول کی جا رہی ہے تو کتنی فیس فی طالب علم وصول کی جا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بہت سے سرکاری سکولوں میں فیس کے علاوہ بھی کچھ فنڈز ماہانہ بنیادوں پر وصول کئے جا رہے ہیں اگر ہاں تو کس قسم کے فنڈز وصول کئے جا رہے ہیں فنڈز کے نام اور رقم بتائی جائے نیز یہ رقم کہاں خرچ کی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز پائلٹ ہائی سکول وحدت کالونی لاہور اور کمپری منسوبہائی سکول

وحدت روڈ لاہور میں انگلش میڈیم کی بچیوں سے فیس کے علاوہ مبلغ 100 روپے ماہانہ کی بنیاد پر ایک فنڈ وصول کیا جا رہا ہے اگر ہاں تو کیوں اور اب تک اس حوالے سے کتنی رقم وصول کی جا چکی ہے اور یہ رقم کہاں صرف کی جاتی ہے نیز کیا پنجاب کے کسی دوسرے سرکاری سکول میں بھی انگلش میڈیم کے بچوں سے ایسا کوئی فنڈ وصول کیا جا رہا ہے یا یہ فنڈ صرف ضلع لاہور کے سکولوں سے ہی وصول کیا جا رہا ہے؟

(د) پنجاب حکومت کے اعلان اور پالیسی کے مطابق تمام سرکاری سکولوں میں مفت تعلیم مہیا کی جاتی ہے لیکن دوسری طرف مختلف فنڈز کے نام سے بچوں سے رقم وصولی جاری ہے یہ تضاد کیوں ہے اس کی وضاحت کی جائے نیز کیا یہ فنڈز صوبائی حکومت کے احکامات کے تحت وصول کئے جا رہے ہیں کیا اس حوالے سے سرکاری طور پر کوئی تحریری احکامات جاری کئے گئے ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو ان احکامات کی کاپی مہیا کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) پنجاب کے سرکاری سکولوں میں انگلش وارد و میڈیم کلاس کے بچوں سے کوئی ٹیوشن فیس وصول نہیں کی جا رہی ہے۔

(ب) سرکاری سکولوں میں کسی قسم کی فیس وصول نہیں کی جا رہی البتہ تمام فنڈز کو یکجا کر کے ایک فنڈ فروغ تعلیم وصول کیا جا رہا ہے جو کہ سکول کی ترقی اور طلباء کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پرائمری (اول تا پنجم) ایک روپیہ

مڈل (ششم تا ہشتم) چھ روپے

ہائی (نہم دہم) سات روپے

(ج) گورنمنٹ پائلٹ سینکڈری سکول فار گرلز وحدت کالونی اور گورنمنٹ کمپری ہنسو گرلز ہائی سکول وحدت روڈ لاہور میں انگلش میڈیم بچیوں سے فروغ تعلیم فنڈ میں مبلغ 100 فی کس کے حساب سے وصول کیا جاتا تھا۔ اب تک ان دونوں سکولوں کے فنڈز میں 185635 روپے جمع ہو چکے ہیں مندرجہ بالا سکولوں کے علاوہ لاہور کے باقی ماندہ سکولز جہاں انگلش میڈیم کلاسز کا اجراء کیا گیا تھا۔ میں بھی سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفیکیشن نمبر-4755/Acd میں

1 مورخہ 11-04-02 کے تحت وصول کیا جاتا رہا ہے تاکہ ان بچوں کو بھی پرائیویٹ انگلش میڈیم سکولز میں موجود سہولیات جیسے ماحول اور سہولیات مہیا کی جاسکیں۔ یہ رقم سکولوں کے مختلف ترقیاتی کاموں طلباء کی فلاح و بہبود اور غریب طلباء کی امداد پر خرچ ہوتی رہی ہے۔ تاہم اب گورنمنٹ آف پنجاب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لیٹر نمبر SO(A-II)1-19/04 مورخہ 16-06-04 اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے نمبر 9026/Acd-1 مورخہ 21-06-04 کے تحت انگلش میڈیم طلباء سے کوئی اضافی فیس / فنڈ چارج نہیں کی جا رہی۔

(د) حکومت پنجاب کے جاری کردہ نوٹیفیکیشن نمبر SO(A-II)2-5/2003 مورخہ 07-09-04 سے ٹیوشن فیس معاف کر دی گئی ہے جبکہ تمام فنڈز کو یکجا کر کے "فروع تعلیم فنڈ" وصول کیا جا رہا ہے کیونکہ سکول چلانے کے لئے متفرق اخراجات طلباء کی فلاح و بہبود اور دیگر ضروریات پوری کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔

قصور، ضلعی حکومت کے زیر انتظام سکولوں کی ہیڈ مسٹریسز

کی انکوائریوں کی تمام تفصیلات

- *5077: رانا آفتاب احمد خان اور محترمہ فرزانہ راجہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع قصور میں ضلعی حکومت کے زیر انتظام مختلف سکولوں کی ہیڈ مسٹریسز کے خلاف انکوائریاں جاری ہیں ان انکوائری کرنے والے آفیسرز کے نام، عہدہ، گریڈ اور مقام تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام انکوائریاں افسران / اہلکاران کی ملی بھگت سے عرصہ دراز سے زیر التواء ہیں نیز جن کے خلاف مذکورہ انکوائریاں جاری ہیں ان کے نام، عہدہ اور مقام تعیناتی کی تفصیل بھی دی جائے؟
- (ج) اگر جڑھائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تمام انکوائریاں جلد از جلد مکمل کروانے کے علاوہ بروقت انکوائریاں مکمل نہ کرنے والے افسران / اہلکاران کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست نہ ہے۔ تاہم 2004-05 میں ضلع قصور میں ضلعی حکومت کے زیر انتظام تین گورنمنٹ گرلز تالیمنٹری سکول کی مندرجہ ذیل ہیڈ مسٹریسز کے خلاف انکوٹریاں چل رہی تھیں جن کا فیصلہ ہو چکا ہے تفصیل درج ذیل ہے:-

تفصیل فیصلہ مع تاریخ	عمدہ	ناٹ ہیڈ مسٹریس
ایک سالانہ ترقی روکے جانے کی سزا بذریعہ حکم نمبر 4656/E مورخہ 18-08-04	ہیڈ مسٹریس	مسماہ تسنیم کوثر SST ہیڈ مسٹریس G.G.E.S
بری کیا گیا بذریعہ حکم نمبر 1205/E مورخہ 11-03-05	ہیڈ مسٹریس	منیر شہید کالونی قصور مسماہ شفقت بیگم G.C.E.S -SST چھبر
بری کیا گیا بذریعہ حکم نمبر 1203/E مورخہ 11-03-05	ہیڈ مسٹریس	کسٹورناہید SST

2005 کے بعد کسی ہیڈ مسٹریس کے خلاف نہ ہو رہی ہے۔

- (ب) جز (الف) کے جواب کی روشنی میں جز (ب) کا سوال غیر متعلقہ ہے۔
- (ج) چونکہ انکوٹریوں کی تکمیل بروقت کی گئی ہے لہذا کسی بھی انکوٹری آفیسر کے خلاف کسی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

کوٹلی گھاسی ہر بنس پورہ لاہور، گرلز پرائمری اور ہائی سکول کے مسائل

*5113: میاں خالد محمود: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایم سی پرائمری گرلز سکول کوٹلی گھاسی ہر بنس پورہ لاہور میں اساتذہ اور عمارت نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ سے تعلیم کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور طالبات سارا دن فارغ بیٹھی رہتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کا فنڈ صحیح استعمال نہیں ہو رہا اور جو فنڈ استعمال کئے گئے ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں لیٹرین، مین گیٹ اور چار دیواری بھی نہ ہے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ دس ہزار نفوس کی آبادی کے لئے گاؤں میں صرف ایک ہی ایم سی گرلز ہائی سکول ہے جو کہ بچیوں کے لئے ناکافی ہے؟
- (ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہائی سکول میں اساتذہ کی تعداد بہت کم ہے اگر ہیں تو برائے نام سکول آتی ہیں اور نہ ہی سکول میں فرنیچر موجود ہے اور سکول کی زمین پر کچھ افراد کا ناجائز قبضہ ہے؟
- (و) کیا حکومت مذکورہ سکول کو ڈل یا ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) کوٹلی گھاسی ہر بنس پورہ لاہور میں ایم سی گرلز پرائمری سکول نہ ہے بلکہ ایم سی بوائز پرائمری سکول کوٹلی گھاسی کام کر رہا ہے، جس میں اس وقت تعداد اساتذہ 2 اور تعداد طلباء 106 ہے جبکہ اساتذہ احسن طریقے سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اور کسی بھی بچے کو فارغ نہیں بیٹھنے دیا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے ایم سی بوائز پرائمری سکول کوٹلی گھاسی کو سکول فنڈ 20 ہزار روپے دیئے گئے تھے۔ جس میں سے اس نے 4 ہزار روپے سکول وائرنگ بجلی اور کنکشن پانی کے لئے خرچ کئے تھے اور بقیہ رقم سکول فنڈ میں موجود ہے۔ فنڈ کے غلط استعمال کی کوئی شکایت نہ ہے۔

(ج) سکول ہذا میں لیٹرین موجود ہے جبکہ مین گیٹ اور چار دیواری بنانے کے لئے آئندہ مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا جا رہا ہے۔

(د) ایم سی بوائز پرائمری سکول کوٹلی گھاسی کے نزدیک ہی ڈل اور ہائی سکول موجود ہیں اس لئے فی الحال سکول ہذا کو ڈل یا ہائی کا درجہ دینے کی فوری طور پر کوئی ضرورت نہ ہے۔

(ہ) سکول ہذا میں اس وقت 2 اساتذہ اور 106 بچے زیر تعلیم ہیں فرنیچر کی کمی رواں مالی سال میں پوری کر دی جائے گی نیز سکول کی زمین پر کسی فرد نے ناجائز قبضہ نہیں کر رکھا۔

(و) (ہ) میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

چک شاہ نواز ضلع پاکپتن، پرائمری سکول میں اساتذہ

کی حاضری اور اپ گریڈیشن کا مسئلہ

*5176: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ چک امر سنگھ عرف چک شاہ نواز ضلع پاکپتن شریف میں کلاس سوم تک سکول قائم کیا گیا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں اکثر و بیشتر ٹیچرز نہیں آتے جس کی وجہ سے بچوں کی تعلیم کا نقصان ہو رہا ہے؟
- (ج) کیا محکمہ ٹیچرز کی حاضری کو سو فیصد کرنے کو تیار ہے؟
- (د) کیا حکومت مذکورہ گاؤں کے سکول کو پرائمری پانچویں کلاس تک کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

- (الف) درست ہے اس سکول کا اجراء 03-02-1982 کو ہوا اور یہ مکتب سکول کلاس سوم تک کام کر رہا ہے۔
- (ب) مذکورہ سکول میں آئمہ مکتب اور پی ٹی سی مدرس تعینات ہیں جو کہ باقاعدگی سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور یہ درست نہ ہے کہ بچوں کی تعلیم کا نقصان ہو رہا ہے۔
- (ج) حکومت نے اساتذہ کی حاضری کو سو فیصد یقینی بنانے کے لئے مانیٹرنگ سیل قائم کیا ہوا ہے جو اس سلسلہ میں مؤثر پیشرفت کر رہا ہے۔
- (د) محکمہ تعلیم مذکورہ سکول کو اپ گریڈ کرنے کو تیار ہے۔ اپ گریڈیشن کے معیار میں نرمی کر دی گئی ہے جس کی بدولت اس سکول کو اپ گریڈ کرنے کے لئے Report Feasibility تیار کی جا رہی ہے کیونکہ سکول کا رقبہ 2 کنال ہے تعداد کمرہ جات 4 ہے۔ تعداد طلباء 70 ہے اور ملحقہ آبادی تقریباً 1800 افراد پر مشتمل ہے اور گرد و نواح میں 4 کلومیٹر کے اندر کوئی سکول نہ ہے لہذا مذکورہ مکتب سکول اپ گریڈیشن برائے پرائمری کے معیار کے تقاضے پورے کرتا ہے۔

اساتذہ کے کیڈرز اور انہیں یکجا کرنے میں حائل مشکلات

*5184: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ پنجاب میں اساتذہ کے کتنے کیڈرز ہیں؟

(ب) ان تمام کیڈرز کو ایک بنا دینے میں کیا رکاوٹ ہے؟
وزیر تعلیم:

(الف) صوبہ پنجاب سکول ایجوکیشن میں اساتذہ کے درج ذیل پانچ کیڈرز کام کر رہے ہیں۔

1- جنرل کیڈر 2- نیشلائزڈ کیڈر

3- پراوٹسلائزڈ کیڈر 4- ایم سی کیڈر

5- ڈسٹرکٹ کونسل کیڈر

(ب) درج بالا تمام کیڈرز حکومت پنجاب کی طرف سے الگ الگ ریکروٹمنٹ رولز کے تحت وجود میں آئے نیز گورنمنٹ کیڈر کے علاوہ ہر کیڈر کے پرموشن کا طریق کار بھی گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ ہے جسے Equal chance of promotion کے تحت تنخواہ کا تحفظ دیا گیا ہے۔ درج بالا وجوہات کی بناء پر ان تمام کیڈرز کو ایک نہیں بنایا جاسکتا تاہم ماسوائے جنرل کیڈر کے اساتذہ کی بھرتی کسی اور کیڈر میں نہیں ہوتی۔

O.T اساتذہ کے سکیل اور ترقی کے لئے طریق کار کی تفصیل

*5185: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں O.T اساتذہ کو کون سا سکیل دیا گیا ہے؟

(ب) O.T اساتذہ کس سکیل تک ترقی کر سکتے ہیں اور اس سلسلہ میں محکمہ نے کیا طریق کار بنایا ہوا ہے؟
وزیر تعلیم:

(الف) پنجاب میں O.T اساتذہ کو سکیل نمبر 9 میں بھرتی کیا جاتا تھا۔

(ب) O.T اساتذہ کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے بعد سکیل نمبر 15 دے دیا جاتا ہے نیز بی اے، بی ایڈ کی تعلیمی قابلیت کے حصول کے بعد ان سروس کوٹا میں بطور ایس ٹی سکیل نمبر 16 میں تعینات کیا جاتا ہے۔

ڈی پی ایس بورے والا اور آرمی گریڈ سکول میلسی

کو ترقیاتی فنڈز کی فراہمی

*5200: چودھری خالد محمود چوہان: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی۔ پی۔ ایس بورے والا، وہاڑی اور آرمی گریڈ سکول میلسی کو لاکھوں روپے ترقیاتی کاموں کے لئے دیئے گئے، جس کی پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 میں کہیں بھی اجازت نہ ہے اور اگر یہ درست ہے تو کس قانون کے مطابق فنڈز جاری کئے گئے ہیں؟

(ب) اگر غیر قانونی ہے تو اب تک فنڈز جاری کرنے کے خلاف قانونی کارروائی کیوں نہیں عمل میں لائی گئی؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔ DPS سکول بورے والا، وہاڑی اور آرمی گریڈ سکول میلسی کو گزشتہ سالوں میں ترقیاتی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ضلعی حکومت نے فنڈز مہیا کئے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ DPS سکول بورے والا اور آرمی گریڈ سکول میلسی DCO کی سرپرستی میں قائم ایک باڈی کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں۔ یہ ادارے سرکاری زمین پر خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت 01-2000 میں شروع ہوئے تھے جن کی فنڈنگ آرمی ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ ٹیم کے ادوار میں سرکاری فنڈز سے ہوئی تھی۔ اس سلسلے کو "ضلعی حکومت" نے جاری رکھا کیونکہ ان چھوٹے شہروں میں معیاری تعلیم کی فراہمی میں ان اداروں کا کردار انتہائی اہم اور قابل فخر ہے۔ اسی طرح آرمی گریڈ سکول میلسی وہ واحد ادارہ ہے جو علاقے کے لوگوں کو بہترین تعلیمی خدمات مہیا کر رہا ہے نیز اس میں زیادہ تعداد سولیلین طلباء و طالبات کی ہے۔ لہذا ضلعی حکومت نے اپنے ذرائع سے تعلیم کے فروغ اور ترقی کے لئے فنڈز مہیا کئے کسی DPS یا آرمی سکول کو فنڈز کی فراہمی کی ممانعت نہ ہے، تاہم یہ فنڈز محکمہ تعلیم نے جاری نہ کئے ہیں۔

(ب) درج بالا جواب کی روشنی میں غیر متعلقہ ہے۔

پی۔ پی۔ 235 وہاڑی میں سکولوں کی تعداد و تفصیل

*5203: چودھری خالد محمود چوہان: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی۔ پی۔ 235 وہاڑی میں طلباء و طالبات کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد کیا ہے اور کہاں

کماں واقع ہیں؟

(ب) پی پی-235 و ہاڑی میں طلباء و طالبات کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد جو بغیر چار دیواری اور چھت کے ہیں اور کماں کماں واقع ہیں، حکومت کب تک ان سکولوں کی چار دیواری اور چھت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) پی پی-235 و ہاڑی میں طلباء و طالبات کے پرائمری / مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے:-

پرائمری سکول		مڈل سکولز		ہائی سکولز	
طلباء	طالبات	طلباء	طالبات	طلباء	طالبات
81	65	17	38	10	7

ان سکولوں کی تفصیل ایوان کی میر: پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی-235 میں طلباء / طالبات کے بغیر چار دیواری کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کی تعداد درج

ذیل ہے جبکہ ان کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میر: پر رکھ دی گئی ہے، مرحلہ وار پروگرام عدم

دستیاب سہولتوں (Missing Facilities) کے تحت ان سکولوں کو بھی چار دیواری اور چھت

فراہم کر دی جائے گی۔

پرائمری سکول		مڈل سکولز		ہائی سکولز	
طلباء	طالبات	طلباء	طالبات	طلباء	طالبات
55	08	04	NIL	07	01

لاہور، گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ہنجر وال کی تعمیر و مرمت

*5262: ملک محمد افضل کھوکھر: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہنجر وال ملتان روڈ لاہور میں گورنمنٹ مڈل گرلز سکول کی بلڈنگ خستہ حال ہو

چکی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کی بلڈنگ کی تعمیر / مرمت کروانے کا ارادہ

رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

- (الف) درست نہ ہے۔ ہنجر وال ملتان روڈ لاہور میں گورنمنٹ مڈل گرلز سکول ابتدائی طور پر موجود پانچ کمروں پر مشتمل تھا جو کہ صحیح حالت میں ہیں جبکہ Helpline N.G.O نے C.P.P کے تعاون سے 7 کمرے 21 لاکھ روپے کی لاگت سے بنوائے ہیں اور مزید کمرے بنوانے کا ارادہ رکھتی ہے۔
- (ب) جز (الف) کے جواب کی روشنی میں وضاحت موجود ہے۔

مانگا منڈی لاہور، موضع بھیل اور دھاریوال

پرائمری سکولز کے لئے عمارت کی فراہمی

*5263: ملک محمد افضل کھوکھر: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ مانگا منڈی لاہور کے نواحی گاؤں بھیل اور دھاریوال میں بوائز اور گرلز پرائمری سکولوں کی عمارتیں نہیں ہیں، ان گاؤں اور دیگر نزدیکی علاقوں کے بچے اور بچیاں کھلے آسمان تلے تعلیم حاصل کر رہے ہیں، عمارتیں نہ ہونے کی وجہ سے اکثر بچے اور بچیاں تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دھاریوال میں ایک شخص نے گرلز پرائمری سکول کے لئے 2 کنال اراضی بطور عطیہ دی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکولوں کی عمارتیں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

- (الف) جزوی طور پر درست ہے کہ گاؤں بھیل میں بوائز پرائمری سکول کی عمارت موجود نہ ہے لیکن اسی گاؤں میں گرلز پرائمری سکول اپنی عمارت میں کام کر رہا ہے جو کہ 2 کمروں اور برآمدے پر مشتمل ہے اور بچیوں کی تعداد 362 ہے علاوہ ازیں نواحی قصبہ دھاریوال میں صرف لڑکوں کا پرائمری سکول موجود ہے جس میں 70 بچے اور 46 بچیاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان طالب علموں کے لئے 2 کمرے دستیاب ہیں
- مزید برآں ڈیڑھ کلو میٹر کے فاصلے پر دھاریوال میں گرلز ایلیمینٹری سکول بھی بچیوں کی تعلیم

کے لئے موجود ہے۔

- (ب) یہ درست نہ ہے دفتری ریکارڈ کے مطابق کسی بھی شخص نے رقبہ سکول کے لئے وقف نہ کیا ہے۔
 (ج) محکمہ تعلیم ضلعی حکومت قصور کی رپورٹ کے مطابق فنڈز اور جگہ دستیاب ہونے پر مذکورہ قصبہ جات میں سکول تعمیر کر دیئے جائیں گے۔

محکمہ تعلیم، فیصل آباد، 04-2002، فراہم کردہ رقم

اور اخراجات کی تفصیل

*5275: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ تعلیم ضلع فیصل آباد کو سال 03-2002 اور 04-2003 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟
 (ب) کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی رقم Surrender کی گئی؟
 (ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کی تنخواہوں پر ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟
 (د) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کے ٹی۔ اے / ڈی۔ اے کے سلسلہ میں خرچ ہوئی؟
 (ه) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی؟
 (و) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت / پٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟
 (ز) کتنی رقم یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟
 (ح) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی؟

وزیر تعلیم:

- (الف) محکمہ تعلیم ضلع فیصل آباد کو سال 03-2002 اور 04-2003 میں فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج

ذیل ہے:-

2003-04	2002-03
2599491295/-	2262173151/-

- (ب) خرچ کی گئی اور سرنڈر کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

2003-04	2002-03
---------	---------

خرچ شدہ رقم	/-	خرچ شدہ رقم	/-
2242906344		2132120301	
سرنڈر کی رقم	356584951/-	سرنڈر کی رقم	130052850/-
(ج) سرکاری ملازمین و افسران کی تنخواہوں پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-			
	2003-04		2002-03
	2,08,79,27,892/-		1837242861/-
(د) سرکاری ملازمین و افسران کے ٹی اے / ڈی اے کے سلسلہ میں خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-			
	2003-04		2002-03
	13,32,099/-		14,50,691/-
(ہ) ان سالوں کے دوران سرکاری گاڑیوں کی خرید پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی۔			
(و) سرکاری گاڑیوں کی مرمت / پٹرول وغیرہ پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-			
	2003-04		2002-03
	21,02,240/-		21,19,489/-
(ز) یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-			
	2003-04		2002-03
	1,39,09,003/-		1,26,33,387/-
(ح) ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-			
	2003-04		2002-03
	7,02,02,000/-		6,30,36,000/-

پی پی۔ 69 فیصل آباد، پرائمری سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*5285: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔ 69 فیصل آباد میں کتنے پرائمری سکول ہیں، ان کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سکول وار فراہم کی جائے؟

(ج) ان سکولوں میں کمروں کی تعداد سکول وار فراہم کی جائے؟

(د) کتنے سکولوں میں بچے کھلے آسمان کے نیچے عمارت کم ہونے یا نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم حاصل کر

رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ایسے سکولوں کی عمارات تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی پی۔69 میں کل 11 پرائمری سکول ہیں جن میں 7 برائے طلباء اور 4 برائے طالبات ہیں۔ تفصیل مع نام و پتہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ سکولوں میں زیر تعلیم طلباء کی سکول وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سکولوں میں کمروں کی سکول وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 6 سکولوں میں بچے کمروں کی کمی کی وجہ سے کھلے آسمان تلے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں ان میں 4 سکول برائے طلباء اور 2 سکول برائے طالبات ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ حلقہ کے تمام پرائمری سکولوں کی اپنی عمارات موجود ہیں۔ تاہم ان 6 سکولوں کو جہاں کمروں کی کمی ہے کو آنے والے مالی سالوں کے دوران مرحلہ وار پروگرام کے تحت ترقیاتی پروگراموں کے تحت زیر غور لایا جائے گا۔ تاہم کمروں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ منور ماڈل پرائمری سکول رہنماؤن میں 2006 میں چار دیواری، تین ٹائلٹ اور 4 کمرے تعمیر کئے گئے۔ اسی طرح گورنمنٹ پرائمری سکول ملکھانوالہ میں PESRP کے تحت 2004-05 میں 2 کمرے، برآمدہ اور لیٹرین بلاک اور 2006 میں ایک کلاس روم NRSP نے سکول کو نسل پروگرام کے تحت بنایا جبکہ گورنمنٹ پرائمری سکول 11-223RB میں 2007 میں ایک کمرہ اور چار دیواری اسی طرح گورنمنٹ پرائمری سکول 111-225RB میں لیٹرین، بلاک 2006 میں بنا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور، گورنمنٹ ہائی سکولز B.C 38 میں سائنس ٹیچرز کی تعیناتی

*5303: ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز/بوائز ہائی سکولز واقع B.C 38 بہاولپور میں سائنس ٹیچرز کی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور ان پر تعیناتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

- (ب) کیا یہ درست ہے کہ کئی بار ڈی ای او اور ای ڈی او ایجوکیشن، بہاولپور کو تحریری طور پر سائنس ٹیچرز نے ہونے کے بارے میں تحریر کیا گیا ہے؟
- (ج) کیا حکومت مذکورہ سکولوں میں جلد از جلد سائنس ٹیچرز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

- (الف) چک نمبر 38 B.C میں بوائز ہائی سکول نہ ہے جبکہ گریڈ ہائی سکول میں SST(SC) کی اسامی خالی تھی جس پر 28-08-06 کو سائنس ٹیچر کی تعیناتی کر دی گئی ہے۔
- (ب) سائنس ٹیچر کی الگ سے پوسٹ منظور شدہ نہ ہے بلکہ ایس ایس ٹی جنرل سے سائنس ٹیچر کی تقرری کی جاتی ہے نیز جزبالا کی روشنی میں جز (ب) کی مزید وضاحت ضروری نہ ہے۔
- (ج) سائنس ٹیچر کی تقرری کر دی گئی ہے۔

پی پی-239 رحیم یار خان، سکولوں کی تعمیر و مرمت کے لئے

رکن اسمبلی کی تجاویز پر عملدرآمد کی صورت حال

*5347: انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ E.D.O رحیم یار خان نے ہر ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب سے ان کے حلقہ میں واقع سکولوں کی عمارت اور بہتری کے لئے تجاویز مانگی تھیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میرے حلقہ پی پی-293 رحیم یار خان میں واقع سکولوں کی عمارت کی تعمیر اور بہتری کے لئے مجھ سے بھی تجاویز مانگی گئی تھی جو کہ میں نے اپنے لیٹر پیڈ پر متعلقہ دفتر میں جمع کروادی ہیں؟
- (ج) میری طرف سے جن سکولوں کی عمارت کی تعمیر اور بہتری کے لئے تجاویز دی گئی ہیں، ان کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی سال 2003-04 کا اختتام ہو چکا ہے مگر میرے حلقہ کے کسی بھی سکول کی عمارت کی تعمیر اور بہتری کے لئے اقدامات نہ ہوئے ہیں؟
- (ه) اگر جز (د) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز میری تجویز کردہ سکولوں کی عمارت کی تعمیر اور بہتری کب تک ہوگی؟

وزیر تعلیم:

- (الف) درست ہے۔
- (ب) درست ہے کہ حلقہ پی پی۔293 میں واقع 39 سکولوں کی عمارت کی تعمیر اور بہتری کے لئے تجاویز موصول ہوئی تھیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) جن سکولوں کی عمارت کی تعمیر اور بہتری کے لئے تجاویز موصول ہوئی تھیں ان کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) یہ درست نہ ہے۔ مالی سال 2002-03 کے دوران (Phase) PESRP کے تحت حلقہ پی پی۔293 میں عمارت کی تعمیر اور بہتری کے لئے ایک سکول شامل کیا گیا تھا۔ DDC رحیم یار خان نے اس سکیم کی Admn Approval دے دی تھی کام کا آغاز ہو گیا تھا جو کہ 2005-06 میں پایہ تکمیل کو پہنچ گیا مزید برآں 2004-05 میں بھی اسی حلقہ کے مزید 28 سکولوں کو مذکورہ بالا پروگرام میں شامل کیا گیا ان سکولوں کا کام بھی 2006-07 میں مکمل ہو چکا ہے۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) 29 سکولوں میں عمارت کا کام پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے مستقبل میں سکولوں کی عمارت کی تعمیر اور بہتری کا کام NLC سرانجام دے گی جو اینٹ سروے جاری ہے۔ بقیہ سکولوں کو بھی مرحلہ وار Missing Facilities فراہم کی جائیں گی۔

رحیم یار خان، ایجوکیشن ریفارم پروگرام کے تحت

سکولوں کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*5348: انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چیف منسٹر ایجوکیشن ریفارم پروگرام کے تحت سکولوں کی بہتری کے لئے ہر ضلع

- کو 15 کروڑ روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے؟
- (ب) یہ رقم ضلع رحیم یار خان کو کب موصول ہوئی؟
- (ج) اس رقم سے کون کون سے سکولوں کی بہتری کی تجویز ہے؟
- (د) کتنے سکولوں کی بہتری کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں؟
- (ہ) کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی رقم بچا ہے؟
- (و) یہ سکول کن کن افسران نے تجویز کئے ہیں جن کی بہتری کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں، ان کے نام، عمدہ اور گریڈ وغیرہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- وزیر تعلیم:

- (الف) درست ہے کہ مالی سال 2002-03 کے دوران پنجاب میں ہر ضلع میں سکولوں کی بہتری کے لئے 14 کروڑ 70 لاکھ روپے فراہم کئے گئے۔ ضلع رحیم یار خان کو بھی مالی سال 2003-04 کے دوران 147 ملین روپے دیئے گئے ہیں۔
- (ب) یہ فنڈز بتاریخ 17- دسمبر 2003 کو فنانس ڈیپارٹمنٹ نے ریلیز کئے۔
- (ج) اس رقم سے مذکورہ ضلع میں 532 سکولوں میں بہتری کی بنیادی سہولیات کی 672 سکیمیں تجویز کی گئیں۔ ان میں نئی عمارت کی تعمیر، پرانی عمارت کی مرمت اور چار دیواری کی تعمیر، بجلی و پانی، ٹوائیلٹ اور فرنیچر وغیرہ کی دستیابی شامل ہیں۔ ان سکولوں کے کوائف منسلک فائل میں دیئے گئے ہیں۔
- (د) مذکورہ 532 سکولوں کی بہتری کے لئے 672 سکیموں پر اقدامات کئے جا رہے ہیں۔
- (ہ) 30- جون 2004 کے مطابق 147 ملین دستیاب فنڈز کے اخراجات اور بقایا رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

72,308,000/-	کل اخراجات
74,692,000/-	بقایا رقم
147,000,000/-	کل رقم

- (و) ہر ضلع میں بہتری کے لئے سکولوں اور سکیموں کے انتخاب کے لئے ایک ڈسٹرکٹ سٹیرنگ کمیٹی تشکیل کی گئی ہے۔ یہ کمیٹی ترجیحی بنیادوں پر سکولوں کا انتخاب ڈسٹرکٹ پروفائل میں دیئے گئے

سکولوں میں سے کرتی ہے۔ ضلع رحیم یار خان کی ڈسٹرکٹ سٹیرنگ کمیٹی کے ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- جناب قاضی احمد سعید، ایم پی اے	چیئرمین ڈسٹرکٹ سٹیرنگ کمیٹی
2- جناب مخدوم سید احمد عالم انور، ایم این اے	ممبر ڈسٹرکٹ سٹیرنگ کمیٹی
3- جناب محمود احمد، ایم پی اے	ممبر ڈسٹرکٹ سٹیرنگ کمیٹی
4- جناب جاوید اختر، ڈی۔ سی۔ اور رحیم یار خان	ممبر ڈسٹرکٹ سٹیرنگ کمیٹی گریڈ 19
5- جناب عمران برکی، ای ڈی او، رحیم یار خان	ممبر ڈسٹرکٹ سٹیرنگ کمیٹی گریڈ 19
6- جناب رانا حضور بخش ای ڈی او (ایجوکیشن)	ممبر ویکٹری ڈسٹرکٹ سٹیرنگ کمیٹی گریڈ 19

پی پی-297 رحیم یار خان، پرائمری سکول اور ان سے متعلقہ دیگر تفصیلات

*5355: شیخ عزیز اسلم: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) حلقہ پی پی-297 رحیم یار خان میں قائم پرائمری سکولز کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) ہر سکول کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟
- (ج) ہر سکول میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد بیان فرمائیں؟
- (د) کتنے سکولوں کی عمارت نہ ہیں اور بچے کھلے آسمان کے نیچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟
- (ہ) کتنے سکولوں کی چار دیواری اور بجلی نہ ہے، کتنے سکولوں میں لیٹرینز نہ ہیں؟
- (و) کیا حکومت مذکورہ حلقہ کے شیلٹر لیس سکولز کی عمارت تعمیر کرنے، بجلی فراہم کرنے اور چار دیواری تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

- (الف) حلقہ پی پی-297 میں 192 پرائمری سکولز قائم ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) مذکورہ سکولوں میں کمروں کی تعداد سکول واری ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) مذکورہ سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سکول وار درج ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) مذکورہ حلقہ میں صرف 19 سکول بغیر عمارت کے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ہ) مذکورہ حلقہ میں 93 سکول بغیر چار دیواری کے 198 سکول بغیر بجلی کے 101 سکول بغیر لیٹرین کے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (و) PESRP ایک مسلسل پروگرام ہے اس پروگرام کے تحت مذکورہ حلقہ کے 37 سکولوں میں سہولیات فراہم کر دی گئی ہیں بقیہ سکولوں میں مرحلہ وار عمارت اور دیگر سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

پی پی-297 رحیم یار خان، سکولوں کی عمارت کی تعمیر و مرمت کے لئے
رکن اسمبلی کی تجاویز اور عملدرآمد کی تفصیل

*5356: شیخ عزیز اسلم: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ E.D.O. ایجوکیشن رحیم یار خان نے ہر ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب سے ان کے حلقہ میں واقع سکولوں کی عمارت اور بہتری کے لئے تجاویز مانگی تھیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میرے حلقہ پی پی-297 میں واقع سکولوں کی عمارت کی تعمیر اور بہتری کے لئے مجھ سے بھی تجویز مانگی تھی جو کہ میں نے متعلقہ دفتر میں جمع کروادی تھی؟
- (ج) میری طرف سے جن سکولوں کی عمارت کی تعمیر اور بہتری کے لئے تجاویز دی گئی ہیں، ان کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی سال 04-2003 کا اختتام ہو چکا ہے مگر میرے حلقہ کے کسی بھی سکول کی عمارت کی تعمیر اور بہتری کے لئے اقدامات نہ ہوئے ہیں؟
- (ہ) اگر جزی (د) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز میری تجویز کردہ سکولوں کی عمارت کی تعمیر اور بہتری کب تک ہوگی؟

وزیر تعلیم:

- (الف) درست ہے۔
- (ب) درست ہے کہ حلقہ پی پی-297 صادق آباد میں واقع 79 سکولوں کی تعمیر اور بہتری کے لئے تجاویز موصول ہوئی تھیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) جن سکولوں کی عمارت کی تعمیر اور بہتری کے لئے تجاویز موصول ہوئی تھیں ان کے ناموں کی

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (د) یہ درست نہ ہے۔ مالی سال 2003-04 کے دوران (Phase-1) PESRP کے تحت حلقہ پی پی-297 میں عمارات کی تعمیر اور بہتری کے لئے تجویز کردہ سکولوں میں سے 15 سکول شامل کئے گئے تھے۔ DDC رحیم یار خان نے ان سکیموں کی Approval Admn دے دی تھی کام کا آغاز ہو گیا تھا جو کہ 2005-06 میں پایہ تکمیل کو پہنچ گیا مزید برآں 2004-05 میں بھی اسی حلقہ کے مزید 22 سکولوں کو مذکورہ بالا پروگرام میں شامل کیا گیا ان سکولوں کا کام بھی 2006-07 میں مکمل ہو چکا ہے۔ (لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)
- (ه) 37 سکولوں میں عمارات کا کام پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے مستقبل میں سکولوں کی عمارات کی تعمیر اور بہتری کا کام NLC سرانجام دے گی جو انٹ سروے جاری ہے۔ بقیہ سکولوں کو بھی مرحلہ وار Missing Facilities فراہم کی جائیں گی۔

سکولوں میں کمپیوٹرز کی لازمی تعلیم کے لئے حکومتی اقدامات

*5374: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب یا محکمہ تعلیم نے کمپیوٹر کی تعلیم کے لئے تمام سکولوں میں یا کم از کم ہائی سکولوں کی حد تک کمپیوٹر کی تعلیم، کمپیوٹر کی لیب بنانے یا سکولوں کو کمپیوٹر مہیا کرنے کے لئے کوئی پیسہ نہ رکھے ہیں؟
- (ب) کیا حکومت پنجاب اور محکمہ تعلیم تمام سکولوں میں یا کم از کم ہائی سکولوں کی حد تک کمپیوٹر لیب بنانے کے لئے فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ گورنمنٹ سکولوں میں پڑھنے والے بچے بھی دیگر پرائیویٹ سکولوں کے بچوں کی طرح شروع سے ہی کمپیوٹر کی تعلیم حاصل کر سکیں؟
- (ج) کیا حکومت مذکورہ بالا پروگرام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟
- وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب محکمہ تعلیم نے سال 2004-05 کے دوران کمپیوٹر لیب بنانے

کے لئے 222.30 ملین روپے سال 2005-06 میں 130.00 ملین روپے مختص کئے تھے اور موجودہ مالی سال 2006-07 میں 70.00 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ Copy enclosed ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) موجودہ مالی سال 2006-07 میں بھی حکومت پنجاب محکمہ تعلیم ہائی سکولوں میں کمپیوٹر لیب تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے موجودہ مالی سال میں 70.00 ملین روپے مختص کر رکھے ہیں تاکہ گورنمنٹ سکولوں میں پڑھنے والے بچے دیگر پرائیویٹ سکولوں کے بچوں کی طرح شروع ہی سے کمپیوٹر کی تعلیم حاصل کر سکیں۔ علاوہ ازیں ضلعی حکومتیں حسب وسائل اپنے اپنے دائرہ کار میں کمپیوٹر کی تعلیم کا بندوبست کر رہی ہیں۔
- (ج) حکومت کمپیوٹر کی تعلیم پر بھرپور توجہ دے رہی ہے نیز اس پر مرحلہ وار عمل کیا جائے گا۔

پی پی۔ 201، ملتان، پرائمری سکولز (بوائز/گرنز) کی تعداد،

عمارات کی صورت حال اور سہولیات کی تفصیلات

*5437: ملک محمد ارشد راول: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) حلقہ پی پی۔ 201 ملتان میں قائم پرائمری سکولز (بوائز/گرنز) کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) ہر سکول میں کتنے کمرے ہیں چار دیواری ہے یا نہیں، کتنے خستہ حال ہیں، کتنے کی عمارت نہیں ہیں اور کتنے سکولوں میں بجلی/فرنیچر نہیں ہے، تفصیل مہیا کی جائے، کتنے سکول گزشتہ ایک سال میں مرمت کئے گئے؟
- (ج) کیا حکومت مذکورہ سکولوں کی عمارت/چار دیواری تعمیر کرنے، بجلی اور دیگر سہولتیں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

- (الف) حلقہ پی پی۔ 201 میں کل 99 پرائمری سکولز ہیں جن میں سے 52 بوائز اور 47 گرنز سکولز ہیں۔ ان تمام سکولوں کے پاس حکومت پنجاب کی طرف سے جگہ مہیا ہے۔ مذکورہ سکولوں کی نام و جگہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) مذکورہ سکولوں کے سکول وار کمروں کی تعداد کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 35 سکولوں کی چار دیواری نہ ہے کوئی بوائز پرائمری سکول خستہ حال نہ ہے۔ تاہم صرف 2 گرلز پرائمری سکولوں کی حالت خستہ ہے۔ کوئی بوائز پرائمری سکول عمارت کے بغیر نہ ہے جبکہ 4 گرلز پرائمری سکول عمارت کے بغیر ہیں، 61 سکولوں میں بجلی نہ ہے اور 42 سکول فرنیچر کے بغیر ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ گزشتہ ایک سال میں مذکورہ حلقہ میں کسی سکول میں مرمت نہ ہوئی ہے۔
- (ج) ضلع ملتان کے تمام گرلز/بوائز پرائمری سکول جن میں حلقہ پی پی-201 کے بھی تمام سکولز شامل ہیں، فرنیچر آئندہ تین سالوں میں مرحلہ وار مہیا کر دیا جائے گا مزید برآں حلقہ ہذا کے دیگر پرائمری سکولز Missing Facilities کے تحت آنے والے مالی سالوں کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کئے جائیں گے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

BI&SE لاہور میں دو اہل نوجوانوں کو جو نیئر کلرک

اور ڈیٹا انٹراپریٹر بھرتی نہ کرنے کی وجوہات

553: محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن 86 مزنگ روڈ لاہور میں جو نیئر کلرک اور ڈیٹا انٹراپریٹر کی بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کر کے ٹیسٹ / انٹرویو لیا گیا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹیسٹ / انٹرویو پاس کر کے میرٹ پر آنے والے نوجوان محمد بلال لطیف اور محمد ابرار لطیف ولد محمد لطیف حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ کو تعیناتی آرڈر جاری نہیں کئے گئے ہیں، وجوہات بیان کی جائیں کب تک آرڈر جاری کر دیئے جائیں گے؟

وزیر تعلیم:

(الف) جی ہاں درست ہے۔

- (ب) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور نے گورنمنٹ آف دی پنجاب کی بھرتی پالیسی کے مطابق بھرتی کے لئے مورخہ 06-04-23 کو روزنامہ ”نوائے وقت“، روزنامہ ”جنح“

لاہور، مورخہ 23-04-2006 میں اشتہار دیا گیا۔ درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ مورخہ 10-05-06 تھی تمام موصول شدہ درخواستوں کی چیکنگ کے لئے سکروٹنی کمیٹیاں بنائی گئیں جنہوں نے تمام درخواستیں چیک کرنے کے بعد اہل امیدواران کی فہرستیں جاری کیں۔ حکومت پنجاب کی جانب سے قائم کردہ سلیکشن بورڈ نے جو نیئر کلرک اور ڈیٹا انٹری آپریٹر کی اسامیوں کے بالترتیب Key Depression اور ٹائپ ٹیسٹ کمپیوٹر پر لینے کے لئے کمیٹیاں تشکیل دیں۔ کمیٹیوں نے اہل امیدواران کا ٹیسٹ لیا اور ٹیسٹ چیک کرنے کے بعد رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں ٹیسٹ میں کامیاب امیدواران کا گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے مقرر کردہ سلیکشن بورڈ نے انٹرویو لیا اور حکومت پنجاب کی جاری کردہ بھرتی پالیسی کے مطابق اپنی سفارشات مجوزہ اتھارٹی کو پیش کیں اتھارٹی نے میرٹ پر آنے والے امیدواران کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے احکامات جاری کئے۔

اس سلسلے میں عرض ہے کہ جو نیئر کلرک کے لئے مطلوبہ قابلیت کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن مع 25 الفاظ فی منٹ انگلش / اردو ٹائپ رائٹنگ (کمپیوٹر) یا مائیکروسافٹ آفس کا سرٹیفکیٹ مقرر ہے جبکہ ڈیٹا انٹری آپریٹر کی اسامی کے لئے مطلوبہ قابلیت کم از کم ایف اے / ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن یا مساوی اور چھ ماہ کا ڈپلومہ کمپیوٹر میں اور key 10000 Depression فی گھنٹہ مقرر ہے۔

مسٹر محمد بلال لطیف اور مسٹر محمد ابرار لطیف کی تقرری نہ ہونے کے ضمن میں واضح کیا جاتا ہے کہ مسٹر محمد بلال لطیف نے جو نیئر کلرک اور ڈیٹا انٹری آپریٹر کی اسامیوں کے لئے بالترتیب ٹائپ اور Key Depression کے ٹیسٹ دیئے مگر وہ دونوں ٹیسٹ پاس کرنے میں ناکام رہا ہے جبکہ مسٹر محمد ابرار لطیف نے ڈیٹا انٹری آپریٹر کی اسامی کے لئے درخواست دی مگر وہ ڈیٹا انٹری آپریٹر کی اسامی کے لئے Key Depression کے ٹیسٹ میں غیر حاضر رہا۔ درج بالا وجوہات کی بناء پر مسٹر محمد بلال لطیف اور مسٹر محمد ابرار لطیف تقرری کے لئے اہل قرار نہ پائے۔

BI&SE گورنوالہ میں جنوری 2005 تا حال بھرتی کی تفصیل

627: لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ میں یکم جنوری 2005 سے آج تک جن افراد کو بھرتی کیا گیا ہے، ان کے نام، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، تجربہ، ڈومیسائل اور پتاجات کی تفصیل بتائیں؟
- (ب) ان میں سے کتنے افراد کو میرٹ پر اور کتنے کو بغیر میرٹ بھرتی کیا گیا؟
- (ج) اگر بھرتی کے لئے میرٹ لسٹ تشکیل دی گئی تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟
- (د) یہ میرٹ جن افسران نے تشکیل دیا ان کے نام، عمدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟
- (ه) اگر بھرتی سے قبل اخبارات میں اشتہار دیا گیا تو ان اخبارات کے نام، تاریخ اور نقل فراہم کریں؟
- وزیر تعلیم:

- (الف) بورڈ ہذا میں یکم جنوری 2005 سے 06-05-09 تک کوئی بھرتی نہ ہوئی تاہم حکومت پنجاب کی چھٹی نمبری SO(Boards) مورخہ 06-02-24 اور مورخہ 06-05-27 میں مختلف کیٹیگریز کی 1192 اسامیوں پر بھرتی کی اجازت دی گئی۔ ان میں سے مختلف کیٹیگریز کی اسامیوں پر 177 ملازمین کو پانچ سالہ کنٹریکٹ پر مورخہ 06-05-10 سے 06-08-30 تک بھرتی کیا گیا جبکہ 15 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیلی لسٹ منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) تمام افراد کو حکومت پنجاب کے لیٹر نمبر 1-10/94 SO(Bsards) مورخہ 05-01-31 کے تحت مقرر کردہ بھرتی کمیٹی نے میرٹ پر بھرتی کیا۔ میرٹ لسٹ پر کمیٹی کے ارکان کے دستخط ثبت ہیں۔
- (ج) بھرتی کمیٹی کے ممبران سے دستخط شدہ میرٹ لسٹ منسلکہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) منسلکہ لسٹ (ب) پر بھرتی کمیٹی کے ممبران کے نام، عمدہ اور تعیناتی کی جگہ کی تفصیل موجود ہے۔
- (ه) بھرتی سے قبل روزنامہ ”جنگ“ مورخہ 05-04-21، 06-06-22، 06-08-06 اور روزنامہ ”پاکستان“ 03-06-2006 اور 21-06-2006 میں اشتہارات دیئے گئے۔ اشتہارات کی فوٹو کاپیاں منسلکہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

BI&SE گوجرانوالہ میں آفیسرز کی تعداد و تفصیل

628: لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیوں کی تفصیل گریڈ اور اسامی وار بیان کریں؟

(ب) ان اسامیوں پر تعینات افراد کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان میں سے جو ملازمین اپنے عہدہ اور گریڈ سے ہائر گریڈ کی اسامیوں پر تعینات ہیں، ان کے نام،

عہدہ اور گریڈ کی تفصیل نیز ان کو ہائر گریڈ کی اسامیوں پر تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف حکمانہ اور قانونی کارروائی کس کس بناء پر ہو رہی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) بورڈ ہذا میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	عہدہ	گریڈ	تعداد اسامی
1-	چیزمین	20	1
2-	سیکرٹری	19/18	1
3-	کنٹرولر امتحانات	18	1
4-	آڈٹ آفیسر	18	1
5-	ڈپٹی سیکرٹری / ڈپٹی کنٹرولر	18	3
6-	سسٹم اینالسٹ	18	1
7-	اسسٹنٹ سیکرٹری / اسسٹنٹ کنٹرولر	17	6
8-	ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن	17	1
9-	ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن	17	1
10-	ریسرچ آفیسر	17	1

(ب) مذکورہ اسامیوں پر تعینات افراد کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	تاریخ / عرصہ تعیناتی
1-	کرمل (ر) مسعود الحق	چیزمین	20	25-03-05
2-	چودھری محمد انور خان	سیکرٹری	19	11-09-03
3-	ممتاز احمد اعوان	کنٹرولر امتحانات	18	29-07-03
4-	محمد عاشق	ڈپٹی کنٹرولر سکریسی	18	04-05-05

04-05-05	18	ڈپٹی سیکرٹری انتظامیہ	ظہیر الدین	5-
14-10-05	18	ڈپٹی کنٹرولر کنڈکٹ	محمد صدیق اختر	6-
14-10-06	18	سسٹم اینالسٹ	محمد رفیق	7-
03-10-03	17	اسسٹنٹ کنٹرولر (میٹرک)	عبدالستار اختر	8-
22-12-03	17	اسسٹنٹ سیکرٹری (جنرل)	محمد عارف جاوید	9-
04-05-06	17	اسسٹنٹ سیکرٹری (سٹورز)	محمد طفیل	10-
21-05-05	17	اسسٹنٹ کنٹرولر (انسٹریٹ میٹریٹ)	عبدالعلیم	11-
05-05-06	17	اسسٹنٹ کنٹرولر (ریکارڈ اینڈ ویری فیکیشن)	اعجاز احمد	12-
10-06-06	17	اسسٹنٹ سیکرٹری (فنانس)	میر امین	13-
18-07-06	17	ریسرچ آفیسر	صفی اللہ حسن	14-
18-04-05	17	ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن	جلیل احمد قریشی	15-
01-09-06	17	ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن	عفت نیاز	16-
16-12-05	16	آڈٹ آفیسر	مسعود علی خان	17-

(ج) مسٹر مسعود علی خان آڈٹ آفیسر گریڈ 16 کے ہیں جو کہ حکومت پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ کے آرڈر نمبر SO(B&E-1)5-23/92 مورخہ 30-01-06 کے تحت بطور آڈٹ افسر گریڈ 18 کی اسامی پر بورڈ ہذا میں کام کر رہے ہیں۔

(د) ان میں سے کسی ملازم کے خلاف محکمانہ اور قانونی کارروائی اس وقت نہیں ہو رہی ہے۔

BI&SE گوجرانوالہ میں عرصہ 2004-06 کا بجٹ اور اخراجات

- 629: لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) مالی سال 2004-05 اور 2005-06 کا بورڈ آف انسٹریٹ میٹریٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ کا بجٹ کتنا تھا، ان سالوں کے اس کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل نیز آمدن کے ذرائع بیان کریں؟
- (ب) کتنی رقم ان سالوں کے دوران ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوئی تفصیل سال وار فراہم کریں؟
- (ج) کتنی رقم ان سالوں کے دوران ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟
- (د) کتنی رقم گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول و تیل پر خرچ ہوئی؟
- (ه) کتنی رقم سے ترقیاتی کام سرانجام دیئے گئے، ان کاموں کا تخمینہ لاگت اور نام بتائیں؟
- وزیر تعلیم:

(الف) مالی سال 2004-05 اور 2005-06 کا بورڈ ہذا کے بجٹ کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

اخراجات			
2005-06		2004-05	
اخراجات	تخمینہ	حقیقی اخراجات	تخمینہ
263977874	415150600	210422055	290224000
آمدن			
2005-06		2004-05	
حقیقی	تخمینہ	حقیقی	تخمینہ
172276162	210010000	216455231	198510000
54040565	64000000	64518756	61800000
1580350	1500000	1440790	1500000
15494649	15362000	15368630	14381000
20673540	10000000	7169001	4500000
2510453	3326000	2030946	2500000
6927320	7055300	6948521	7033000
6927320	7055300	6948521	7033000

(ب) ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔

سال	2005-06	2004-05
ملازمین کی تنخواہ	102658526	82493693

(ج) ٹی اے / ڈی اے کی مد میں خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- امتحانات کے انعقاد پر تمام سپروائزرز سٹاف کو ادائیگی		
2- موبائل سکوڈ / انسپکٹرز کو ادائیگی		
3- سینئر مارکنگ پر متخمنین و صدر متخمنین اور نائب متخمنین کو ادائیگی		
4- بورڈ میں وقتاً فوقتاً مقرر کردہ کمیٹیوں کے ممبران کو ادائیگی		
5- بورڈ ممبران / بورڈ ملازمین کو ادائیگی		
	2005-06	2004-05
ٹی اے / ڈی اے	23015600	21008300

(د)	گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول و تیل پر خرچ کی جانے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-
سال	2004-05
پٹرول و تیل پراٹھنے والے اخراجات	820302
مرمت کے اخراجات	486770
	2005-06
	1723391
	332462

یہ اضافہ پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے ہوا۔

(ہ)	ترقیاتی کاموں پراٹھنے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-
نام پراجیکٹ	2004-05
آرائینڈی بلڈنگ میں ترمیم و توسیع	---
ٹیوب ویل کی تنصیب	---
بورنگ ٹینکی کی تعمیر و مرمت چیمبر اور واٹر سپلائی	---
سسٹم، ہیوی ڈیوٹی جنریٹر کی خرید (400 KVA)	---
	2005-06
	276707
	2709915
	2080100

گوجرانوالہ۔ خطرناک قرار دی گئی سکول عمارت سے طلباء کی شفٹنگ

630: لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بلڈنگز گوجرانوالہ نے گوجرانوالہ کے گورنمنٹ ثقافت البنات گرلز ہائی سکول اور گورنمنٹ اے ڈی ماڈل ہائی سکول فار بوائز کی عمارتیں خطرناک قرار دے دی ہیں؟
- (ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ان سکولوں کو کسی دوسری جگہ شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تعلیم:

- (الف) درست نہ ہے محکمہ بلڈنگ گوجرانوالہ کی رپورٹ کے مطابق گورنمنٹ اے ڈی ماڈل ہائی سکول کے صرف دو کمرے خطرناک قرار دیئے گئے ہیں جن کو محکمہ ڈی او بلڈنگ گوجرانوالہ مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے اور مذکورہ کمروں میں بیٹھائے جانے والے بچوں کو دوسرے کمروں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں مذکورہ دونوں کمروں کے دروازوں کی جگہ پر دیوار بنا دی ہے تاکہ وہاں کوئی بھی بچہ داخل نہ ہو سکے۔ جہاں تک دوسرے سکول یعنی گورنمنٹ ثقافت البنات گرلز ہائی سکول گوجرانوالہ کا ذکر ہے اس کی عمارت کو محکمہ بلڈنگ نے اپنی رپورٹ میں خطرناک قرار نہ دیا ہے اس

لئے اس سکول میں معمول کے مطابق درس و تدریس کا کام جاری ہے۔
 (ب) چونکہ ثقافت البنات گرلز ہائی سکول گوجرانوالہ کی عمارت کو محکمہ بلڈنگ نے خطرناک قرار نہ دیا ہے اس لئے سکول ہذا کو کسی جگہ شفٹ کرنے کا کوئی جواز نہ ہے جبکہ اے ڈی ماڈل ہائی سکول گوجرانوالہ کے صرف دو کمروں کو محکمہ بلڈنگ گوجرانوالہ نے خطرناک قرار دیا ہے جس وجہ سے محکمہ تعلیم گوجرانوالہ نے اس ادارہ کے سربراہ کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ طلباء کو خطرناک قرار دیئے جانے والے حصہ میں بیٹھنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اور اس امر کو یقینی بنائے کہ اس حصہ میں کوئی بھی بچہ یا شخص داخل نہ ہو سکے۔ سکول انتظامیہ نے ان احکامات کی روشنی میں خطرناک قرار دیئے جانے والے کمروں کے دروازوں کی جگہ پر دیواریں چنوا دی ہیں۔

ساہیوال شہر میں قائم ہائی سکولوں اور اسامیوں سے متعلقہ تفصیل

641: محترمہ منور صغیر: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ساہیوال شہر میں کتنے گرلز اور کتنے بوائز ہائی سکول ہیں؟
 (ب) ان سکولوں میں اساتذہ کی تعداد پوری ہے یا نہیں؟
 (ج) کیا حکومت مزید ہائی سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں، اگر رکھتی ہے تو کب تک؟
 وزیر تعلیم:

(الف) تعداد گرلز ہائی سکول 09 تعداد بوائز سکول 08

- (ب) منظور شدہ اسامیوں کے مطابق تمام اساتذہ تعینات ہیں۔
 (ج) ساہیوال شہر کی دو گنجان آبادیوں (فرید ٹاؤن، غلہ منڈی) میں ایک ایک گرلز ہائی سکول کی اشہد ضرورت ہے، فنڈز کی دستیابی پر بتدریج ان علاقوں میں گرلز ہائی سکول قائم کرنے کا معاملہ زیر غور ہے۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی کے ملازمین کی تنخواہ اور الاؤنسز

655: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور کالج برائے خواتین کو یونیورسٹی کا درجہ کب ملا؟

- (ب) کیا یہ یونیورسٹی H.E.C سے الحاق شدہ ہے؟
- (ج) کیا اس میں تعینات ملازمین کو دیگر یونیورسٹیوں کی طرح یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اور H.E.C کے مطابق پے اور الاؤنسز دیئے جا رہے ہیں، اگر ہاں تو کیا کیا سہولیات اس یونیورسٹی کے ملازمین کو حاصل ہیں؟
- (د) کیا صوبہ کی دیگر یونیورسٹیوں کی طرح اس یونیورسٹی کے گریڈ ایک سے سولہ تک کے ملازمین کو ایچ ای سی کی طرف سے منظور کردہ الاؤنس بھی دیا جاتا ہے؟
- وزیر تعلیم:

- (الف) لاہور کالج برائے خواتین کو یونیورسٹی کا درجہ ستمبر 2002 میں دیا گیا۔
- (ب) HEC یونیورسٹیوں کو الحاق نہیں دیتا البتہ HEC لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور کی ڈگریوں کو accredit کرتا ہے۔
- (ج) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی کی انتظامیہ کی رپورٹ کے مطابق یونیورسٹی میں دو طرح کے ملازمین کام کر رہے ہیں۔
- (i) ایسے ملازمین جو یونیورسٹی درجہ ملنے سے پہلے پنجاب گورنمنٹ کے ملازم تھے اور اب بھی یونیورسٹی میں کام کر رہے ہیں۔
- (ii) ایسے ملازمین جنہیں یونیورسٹی نے خود سلیکٹ کر کے تعینات کیا اور (above-17) کو HEC رولز کے مطابق انہیں پے اور الاؤنسز دیئے جا رہے ہیں۔
- (iii) یونیورسٹی بننے سے پہلے سکیل 1-16 کے ملازمین کو گورنمنٹ آف پنجاب کے پے سکیلز کے مطابق تنخواہ ملتی تھی اور یونیورسٹی بننے کے بعد بھی انہیں سکیلز کے مطابق تنخواہ دی جاتی ہے۔ وہ ملازمین (1-16) جنہیں یونیورسٹی خود سلیکٹ کرتی ہے گورنمنٹ کے سکیلز کی تنخواہ کے علاوہ کوئی اضافی سہولیات نہیں دی جاتیں۔

- (د) صرف اکیڈمک سٹاف کی تعیناتی کے طریق کار کو وضع کرتی ہے اور تنخواہ اور الاؤنسز تعین کرتی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب آفتاب احمد خان اور ملک اصغر علی قیصر صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا dispose of ہو۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس سید محمد رفیع الدین بخاری صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں۔ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of ہو۔

تحریر استحقاق

(کوئی تحریر پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحریر استحقاقات take up کرتے ہیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے تحریر ہے۔ یہ move ہو چکی ہے، اس کا جواب آنا تھا۔ چونکہ اس وقت محرک تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریر dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریر چودھری تسنیم ناصر صاحب کی طرف سے ہے۔ چودھری تسنیم ناصر: جناب سپیکر! اس تحریر کو پرسوں تک pending فرمایا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس تحریر کو 13 تاریخ تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریر عبدالرشید بھٹی صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا تحریر dispose of ہوئی۔ اگلی تحریر جناب اشتیاق احمد مرزا کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، تحریر dispose of ہوئی۔ اگلی تحریر جناب محمد اشرف خان سوہنا کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، تحریر dispose of ہوئی۔ اگلی تحریر جناب اللہ وسایا خان عرف چنوں خان لغاری صاحب کی طرف سے۔ معزز رکن تشریف فرما نہیں ہیں لہذا تحریر dispose of ہوئی۔ اگلی تحریر سید احسان اللہ وقاص صاحب کی طرف سے ہے۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریر dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریر بھی سید احسان اللہ وقاص صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، تحریر dispose of ہوئی۔ اگلی تحریر محترمہ انجم سلطانہ صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا تحریر dispose of ہوئی۔

تحریر التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحریر التوائے کار take up کرتے ہیں۔ شیخ علاؤ الدین صاحب کی تحریر التوائے کار ہے۔ یہ move ہو چکی ہے، pending کی گئی تھی اور اس کا جواب آنا تھا۔
شیخ علاؤ الدین: اگر وزیر صاحبہ چاہیں تو میں دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔
جناب سپیکر: جی، پڑھ دیں۔ وزیر صاحبہ کو تحریر کی کاپی مہیا کی جائے۔

قانون تحفظ ماحولیات 1997 کی خلاف ورزی

(-- جاری)

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریر پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ امر حیران کن اور اس معزز ایوان کی فوری توجہ کا طالب ہے کہ ملک میں Pakistan Environment Protection Act 1997 کی کھلم کھلا خلاف ورزی جاری ہے۔ حالات یہ ہیں کہ صرف دریائے راوی میں روزانہ ہزاروں ٹن انتہائی مضر صحت Industrial Waste پھینکی جا رہی ہے۔ ایک اور مستند رپورٹ کے مطابق 1500 ٹن Industrial Waste جو کہ Pharmaceutical Industries, Oil and Ghee Mills، ماربل اور پلاسٹک فیکٹریوں سے نکل رہی ہے یہ تمام فضلہ راولپنڈی کے نالہ لئی میں روزانہ پھینکی جا رہی ہے۔ پنجاب بھر میں شوگر ملیں Scrubber Components کے بغیر چلائی جا رہی ہیں۔ پنجاب حکومت بلاشبہ Environment Protection پر ایک خطرہ رقم خرچ کر رہی ہے تاکہ لوگوں کو اور آنے والی نسلوں کو بہتر ماحول مہیا کیا جاسکے لیکن اس معزز ایوان کے اراکین یہ جان کر حیران ہوں گے کہ پچھلے چھ ماہ سے Environment Tribunal کا کوئی چیئر مین ہی نہیں ہے۔ چیئر مین نہ ہونے کی صورت میں cases کیسے process ہو رہے ہوں گے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان انڈسٹریز کے کرتادھر تا قوم کی صحت سے کھلے عام کھیل رہے ہیں۔ اس کو سادہ الفاظ میں ایسا کہنا چاہئے کہ جیسے ایک مجرم کے خلاف کنفرم جرم کی FIR درج کرانے کے بعد پولیس اگر خدا نخواستہ یہ کہہ دے کہ ابھی کوئی عدالت میسر نہ ہے اس لئے مجرم کو پکڑا نہیں جاسکتا۔ ہاں اس دوران وہ مزید تباہی پھیلاتا رہے تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عملی طور

پر Environment Protection Department پر لگنے والا تمام سرمایہ، افرادی قوت بالکل بیکار اور ضائع ہو رہی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر تحفظ ماحولیات: جناب سپیکر! technically یہ تحریک التوائے کار نہیں بنتی کیونکہ یہ فوری نوعیت کا معاملہ نہیں ہے۔ بہر حال یہ ہمارے فاضل ممبر ہیں لہذا میں ان کو جواب دینا چاہوں گی۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ دریائے راوی میں گند پھینکا جا رہا ہے۔ حکومت پنجاب نے اس کے لئے 7200 کنال جگہ حاصل کر لی ہے اور اب تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ لاہور کا جتنا بھی سیوریج جا رہا ہے اسے ٹھیک کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اس پلانٹ کے اندر Treatment Plant Combined Affluent کی بھی ability ہے۔ اس کے علاوہ دریائے راوی پر جتنی بھی فیکٹریاں ہیں جو کہ اپنا affluent دریائے راوی میں پھینک رہی ہیں ان کے خلاف Environment Protection Orders issue Environment Tribunal کے اندر 250 سے زائد cases ہیں۔ 650 سے زائد Environment Protection Orders issue کئے گئے ہیں۔ اس میں تمام 'polluted' انڈسٹریز شامل ہے۔ آپ نے نالہ لئی کے حوالے سے بھی بات کی ہے۔ نالہ لئی کو بھی address کیا جا رہا ہے۔ وہاں directly تو صرف دو ملز Waste پھینک رہی ہیں۔ ایک Murree Brewery تھی جنہیں Treatment Plant Affluent Combined نصب کرنے کا کہہ دیا گیا ہے۔ باقی آپ نے Mills Oil کے حوالے سے بات کی ہے تو وہ نالہ لئی میں directly waste نہیں پھینک رہے۔ وہ fields میں پھینک رہے ہیں اور ان کے خلاف ایکشن لیا گیا ہے اور Environment Protection Orders issue کئے گئے ہیں۔

آپ نے تیسری بات یہ کہی ہے کہ ہمارے Environment کا Tribunal نہیں ہے۔ 12۔ جنوری سے یہ Tribunal بحال ہو چکا ہے۔ وہاں محترمہ کرن صاحبہ جو کہ ہائی کورٹ کے لیول کی جج ہیں بیٹھتی ہیں اور روزانہ cases سنتی ہیں۔ بلکہ یہی tribunal باقی تمام شہروں میں بھی جاتا ہے۔ تمام cases وہاں سے جاتے ہیں۔ شوگر ملز کے خلاف بھی وہاں cases رجسٹرڈ ہیں جن میں آپ کے علاقے چوینیاں کی بھی ایک برادرز شوگر ملز ہے ان کے خلاف بھی ایکشن لیا گیا ہے۔ جہاں تک سزا دینے یا جرمانہ کرنے کا معاملہ ہے تو یہ Environment Department نہیں کر سکتا۔ اس کی اجازت صرف Tribunal کو ہے۔

تیسری بات آپ نے Environment Department کے بجٹ کے حوالے سے کہی ہے کہ اس کا بہت بڑا بجٹ ہے۔ تو میں یہ کہنا چاہوں گی کہ Environment Department کا جو non-developmental budget ہے وہ میرے خیال میں باغ جناح جتنا ہے۔ پچھلے سال 250 millions جبکہ اس دفعہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اسے بڑھا کر تقریباً 600 millions کر دیا ہے اس لئے اس محکمہ کے لئے خطیر رقم نہیں رکھی گئی اور جتنی رقم رکھی گئی ہے وہ تمام کی تمام استعمال ہوئی ہے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو پچھلے سال کی ADP کی ساری detail دے دوں گی۔ Last year کے بجٹ کی utilization اس وقت تقریباً 90 فیصد ہو چکی ہے۔ جتنا کام بھی ہوا ہے وہ on ground ہے۔ قصور ٹینڈریز کی بلڈنگ بنائی گئی ہے۔ ہمارے محکمہ کو خطیر رقم نہیں دی گئی۔ ہمارے محکمہ کے تحت 35 اضلاع آتے ہیں جبکہ ہمارا non-developmental budget باغ جناح جتنا ہے۔ اسے خطیر رقم کہنا exaggeration ہے، Environment issue بہت زیادہ ہیں اور انڈسٹریز کو address کرنے کا ایک ہی طریقہ Combined Affluent Treatment Plant ہے۔ Medium sized and large industries سنڈرائڈ سٹریل اسٹیٹ میں shift کی جارہی ہیں اور وہاں پر Combine Affluent Treatment Plant لگائے گئے ہیں۔ آپ کے تمام issues آہستہ آہستہ address ہو جائیں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ شیخ صاحب! منسٹر صاحبہ کی طرف سے کافی تفصیل کے ساتھ جواب آ گیا ہے۔ شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار پر محترمہ learned Minister صاحبہ نے بتایا ہے۔ بنیادی بات یہ ہے کہ شوگر ملیں بغیر scraper components کے چلائی جا رہی ہیں۔ مجھے نہیں پتا کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ کا بجٹ لارنس گارڈن بتانا ہے یا نہیں لیکن میں یہ بات دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جس وقت میں نے یہ تحریک التوائے کار پیش کی تھی اس وقت ان کے ڈیپارٹمنٹ کے ٹریبونل کا کوئی چیئر مین نہیں تھا۔ میں اس معزز ایوان کو دوسری یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ ایک شوگر مل کو زیادہ سے زیادہ جرمانہ ایک لاکھ روپیہ ہے جو کہ peanut ہے اور ماربل فیکٹریوں کو جو جرمانے کئے جاتے ہیں ان کی شرح ہزاروں میں ہے۔ یہ درست ہے کہ منسٹر صاحبہ کام کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! جیسے آج سے 30 سال پہلے developed world میں environment کے بغیر

کوئی بلڈنگ نہیں بن سکتی تھی لیکن میں ثابت کر سکتا ہوں کہ یہاں ان کے سرٹیفکیٹ کے بغیر بڑے سے بڑے bridges /fly-overs بنائے جا رہے ہیں جو کہ غلط ہے۔ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں اور خود منسٹر صاحبہ نے بھی ایک دفعہ مجھ سے بات کی تھی کہ ہمارے ہاں شوگر ملین بغیر scriber کے چل رہی ہیں حالانکہ آج سے بیس سال پہلے سے دنیا بھر میں ban ہے۔ میرے پاس جو رپورٹس ہیں یہ کوئی میری اپنی تیار کردہ نہیں ہیں بلکہ ان کے اندریو نائیڈنیشز اور ورلڈ بینک کی figures ہیں۔ یہ بالکل درست ہے کہ اب ٹریبونل چلے ہیں لیکن پچھلے کیسز کا کیا بنا؟ وہ کیسز تو اب process ہوں گے ملوں کے لئے تو لاکھ دو لاکھ دینا its a peanut اس لئے اگر انہیں سختی سے نہ پکڑا گیا تو یہ معاملہ چلتا رہے گا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ کوئی بھی ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اگر یہ ان کی production بند کر دیں تو ایک ہفتے میں ان کی طبیعت ٹھیک ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر ماحولیات!

وزیر تحفظ ماحولیات: جناب سپیکر! میرے بھائی نے یہ بات کی کہ تمام فیکٹریاں بند کر دی جائیں یہ economically feasible نہیں ہوگا۔ محکمہ تحفظ ماحولیات نے جو actions لئے ہیں وہ میں نے آپ کو بتا دیئے ہیں۔ ہم تو قاعدے اور قانون کے مطابق ہی action لے سکتے ہیں۔ اس کے مطابق Environment Tribunal میں کیسز لگے ہوئے ہیں اور میں آپ کو correct کرنا چاہوں گی کہ ایک لاکھ روپے تک جرمانہ نہیں ہوتا بلکہ first time offender کو دس لاکھ روپیہ جرمانہ ہوتا ہے اس کے بعد offender second time کو ایک لاکھ روپیہ روزانہ جرمانہ ہے۔ کوئی بھی برنس مین چاہے وہ شوگر کا ہو یا کسی اور کا ہو روزانہ ایک لاکھ روپیہ اللہ واسطے نہیں دے گا۔ چونکہ 12۔ جنوری کو ٹریبونل بحال ہوا ہے کیسز لگے ہوئے ہیں اور ان کی hearing ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ offender کو تین سال کی قید بھی دی جاسکتی ہے۔ اب ہم خود تو سزا نہیں دے سکتے بلکہ قاعدے قانون کے مطابق ہی سزا دے سکتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ! کیا اس محکمے میں ڈائریکٹر جنرل تعینات ہو گئے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحولیات: جناب سپیکر! وہ تو اب ریٹائر بھی ہونے والے ہیں۔ بہت دیر سے post ہوئے ہیں اور ٹریبونل کے چیئرمین بھی post ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! کافی تفصیل آگئی ہے اور انہوں نے ڈائریکٹر جنرل کا بھی بتا دیا ہے۔

معزز اراکین: اب تو کوئی سوال بننا ہی نہیں ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! کیا ان کو سپیکر کھولنے میں کوئی مسئلہ ہے؟

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے درست بات کی ہے کہ اب ان کا ٹریبونل کام کر رہا ہے۔ میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا مجھے یہ صرف ایک مل کا نام بتائیں جس کو انہوں نے دس لاکھ جرمانہ کیا ہے اور پھر ایک لاکھ روپیہ جرمانہ کیا ہے؟ میرا اس میں کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے۔ اب یہ خود فرما رہی تھیں کہ 12- جنوری سے ٹریبونل کام کر رہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تو summary trial کا مسئلہ ہے۔ اگر ایک فیکٹری industrial waste پھینک رہی ہے تو lit's a matter of three days. اگر کوئی چیز ان کے سرٹیفکیٹ کے بغیر بن رہی ہے تو it's a matter of one day یہ لہذا ایک فیکٹری کا نام بتادیں جس کو دس لاکھ روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔ ان کا جو ٹریبونل کام کر رہا ہے اس کے پاس بہت زیادہ کیسز ہیں لہذا ان کو چاہئے کہ یہ کوئی ڈپٹی چیئرمین بنائیں۔ جب تک اس کا کوئی نہ کوئی رزلٹ نہیں آئے گا تب تک یہ اسی طرح مسئلہ بننا رہے گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

وزیر تحفظ ماحولیات: جناب سپیکر! معزز رکن کے پاس پوری information بھی نہیں ہے اور exaggerate بھی کر رہے ہیں۔ ابھی آپ نے کہا کہ چیئرمین نہیں ہیں حالانکہ چیئرمین 12- جنوری سے بحال ہوا ہے۔ ابھی آپ نے کہا کہ کون سا کیس لگا ہوا ہے۔ چونیاں شوگر مل کا کیس لگا ہوا ہے چونکہ آپ کا تعلق قصور سے ہے اسی لئے میں نے چونیاں شوگر مل کا بتایا ہے۔ اب سزا دینا ہمارا کام نہیں ہے۔ ہمارے محکمے کے پاس سزا کا تو اختیار ہی نہیں ہے۔ سزا کا اختیار تو قانون کے پاس ہے۔ یہ جو ڈپٹی چیئرمین ہے۔ اگر آپ نے سزا تبدیل کروانی ہے تو یہ فورم نہیں ہے۔ ہم سزا تبدیل نہیں کر سکتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ۔ چونکہ محرک اسے مزید پریس نہیں کرنا چاہ رہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار لالہ شکیل الرحمن صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔

لالہ صاحب تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی لالہ شکیل الرحمن کی (ایڈووکیٹ) ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کی طرف سے ہے لیکن ان کی درخواست آئی ہے کہ میری جتنی بھی تحریک التوائے کار ہیں وہ 12۔ جون تک pending کر لیں لہذا یہ تحریک التوائے کار 12۔ جون تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کی طرف سے ہے یہ بھی 12۔ جون تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار حاجی محمد اعجاز صاحب اور رانا آفتاب احمد خان صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار حاجی محمد اعجاز، ملک اصغر علی قیصر صاحب اور رانا آفتاب احمد خان صاحب کی طرف سے ہے لیکن وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار رانا آفتاب احمد خان صاحب اور حاجی محمد اعجاز صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار ملک اصغر علی قیصر صاحب اور رانا آفتاب احمد خان کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار حاجی محمد اعجاز صاحب اور رانا آفتاب احمد خان کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار شیخ اعجاز احمد صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤ الدین صاحب کی طرف سے ہے۔

انٹرنیٹ کلب: فحاشی اور جرائم کی آماجگاہ

شیخ علاؤ الدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک التوائے کار پڑھنے سے پہلے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے حکم دے دیا کہ میں پچھلی تحریک التوائے کار press نہیں کرنا چاہتا تو میں نے اسے press نہیں کیا ورنہ ابھی میں اس میں بہت کچھ کہہ سکتا تھا کچھ حکومتی ممبر ہونے کی وجہ سے بھی پابندیاں ہیں بہر حال آپ کا شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ میں چھوٹے بڑے تمام شہروں میں زیادہ تر انٹرنیٹ کلب فحاشی اور خلوت گاہ کے اڈوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ نوجوان جوڑوں سے پچیس روپے سے

ایک سو روپے فی گھنٹہ یا بمطابق ماحول شہر و علاقہ وصول کئے جاتے ہیں۔ ہر قسم کی فحش فلم اور تمام سکیورٹی لوازمات کے چارجز علیحدہ سے وصول کئے جاتے ہیں۔ جو زیادہ تر کسی نائٹ کلب کے menu کو دیکھ کر بنائے گئے ہیں۔ یہ انٹرنیٹ کلب ایک طرف قوم کے نوجوان طبقے کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف جرائم پیشہ لوگ ان clubs کو safe meeting point کی حیثیت سے استعمال کرتے ہیں۔ بعض بد قسمت جوڑوں کی حالت غیر میں فلمیں بنانے کی شکایات بھی ملی ہیں۔ جس کے بعد پھر انھیں مزید بلیک میل کیا جاتا ہے۔ انٹرنیٹ کلبز کا نہ تو کوئی ریکارڈ ہے اور نہ ہی کسی لائسنس کی پابندی ہے۔ حالانکہ ممبر شپ اور درست اڈریس کے بغیر انٹرنیٹ کلب کی facility کسی کو نہیں ہونی چاہئے۔ مشکوک ماحول اور مدہم رنگین روشنیوں کی وساطت سے اس طرح کے بیجان انگیز صوتی اثرات create کئے جاتے ہیں کہ لوگ خاص طور پر نوجوان طبقہ ان کی طرف مائل ہوتے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا اس لئے اسے کل یا پارسوں تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! چونکہ ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا یہ تحریک التوائے کار 13- جون تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: انجینئر شہزاد الہی مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) ڈسپوزل آف لینڈ بائی ڈویلپمنٹ اتھارٹیز ریگولیشن

مصدرہ 2007 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ

اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا
انجینئر شہزاد الہی: میں دی ڈسپوزل آف لینڈ بانی ڈویلپمنٹ اتھارٹیز ریگولیشن (اینڈ منٹ) بل 2007 کے
بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش
کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں
پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی اسمبلی پنجاب تیار ہیں،

مشاہرات اور مراعات مصدرہ 2007 کے بارے میں مجلس قائمہ

برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): میں دی پنجاب پرائونٹل اسمبلی سلیٹرز لائسنس اینڈ پری
ویلیجز آف ممبرز (اینڈ منٹ) بل 2007 مل نمبر 6 آف 2007 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و
پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: ملک نذر فرید کھوکھر تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں
پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

تحریک استحقاق نمبر 51 بابت سال 2006 کے بارے میں مجلس استحقاقات

کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب سپیکر! میں تحریک استحقاق نمبر 51 بابت سال 2006 پیش کردہ جناب محمد ابراہیم خان ایم پی اے کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔
جناب سپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) بارڈر ملٹری پولیس پنجاب مصدرہ 2006

MR SPEAKER: Now we take up the Punjab Border Military Police (Amendment) Bill 2006. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Punjab Border Military Police (Amendment) Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Border Military Police (Amendment) Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Border Military Police (Amendment) Bill

2006, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now we take up the Bill clause by clause.

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there

is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR SPEAKER: Now Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR SPEAKER: Now Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR SPEAKER: Now Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR SPEAKER: Now Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR SPEAKER: Now Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now Clause 23 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law and Parliamentary Affairs. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That in Clause 23 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, for the figures and word "I of 2007" appearing in lines 1 and 2, the figures and word "XII of 2007" be substituted."

MR SPEAKER: The amendment moved is:

"That in Clause 23 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, for the figures and word "I of 2007" appearing in lines 1 and 2, the figures and word "XII of 2007" be substituted."

The amendment moved and the question is:

"That in Clause 23 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, for the figures and word "I of 2007" appearing in lines 1 and 2, the figures and word "XII of 2007" be substituted."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now the question is:

"That Clause 23 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Punjab Border Military Police (Amendment) Bill 2006 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Border Military Police (Amendment) Bill 2006 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Border Military Police (Amendment) Bill
2006 be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: Minister for Law!

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

ہنگامی قانون (ترمیم) امتناع پتنگ بازی پنجاب مجریہ 2007

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I lay
the Punjab Prohibition of Kite Flying (Amendment) Ordinance 2007.

MR SPEAKER: The Punjab Prohibition of Kite Flying (Amendment)
Ordinance 2007 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a
Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of
the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing
Committee on Local Government and Rural Development with the direction
to submit its report up to 31st July 2007. Minister for Law!

ہنگامی قانون ادارہ الضباط خریداری پنجاب مجریہ 2007

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I lay
the Punjab Procurement Regulatory Authority Ordinance 2007.

MR SPEAKER: The Punjab Procurement Regulatory Authority Ordinance
2007 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill
introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the
Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing

Committee on Services & General Administration with the direction to submit its report up to 31st July 2007. Minister for Law!

ہنگامی قانون پنجاب جوڈیشل اکیڈمی مصدرہ 2007

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I lay the Punjab Judicial Academy Ordinance 2007.

MR SPEAKER: The Punjab Judicial Academy Ordinance 2007 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs with the direction to submit its report up to 31st July 2007. Minister for Law!

ہنگامی قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2007

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I lay the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2007.

MR SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2007 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House, under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Transport with the direction to submit its report up to 31st July 2007. Minister for Law!

ہنگامی قانون پبلک ڈیفنڈر سروس پنجاب مجریہ 2007

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I lay the Punjab Public Defender Service Ordinance 2007.

MR SPEAKER: The Punjab Public Defender Service Ordinance 2007 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the

House, under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs with the direction to submit its report up to 31st July 2007.

The session is now adjourned till Tuesday, the 12th of June 2007 at 10:00am.
